رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۱

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) ...نوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند بمحصولڈاک آنے پر واپس۔

(۴) جس مراسلت نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

زیر نگرانی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ و سنتی

اخبار اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفی بر جان مسلم داشتن

جلد ۲۳ - اڈیٹر - عطاء اللہ - نمبر ۳۸

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـه

روسا و جاگیرداران سے " "

عام خریداران سے " صہ

ششماہی " ؎

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

مالک اخبار

مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ (مولوی فاضل)

امرتسر - ۱۲ - محرم الحرام سنہ ۱۳۴۵ھ مطابق ۲۳ - جولائی سنہ ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

(۱) خلافت راشدہ - - ص ۱-۲

(۲) شیعوں کا علمی ... ص ۲-۳

(۳) اسلام میں خونریزی - ص ۳-۴

(۴) آریہ مسافر دہلی کی راستگوئی ... ص ۴-۵

(۵) تردید وید - - - ص ۵-۶

(۶) دہلی کے پنجابیوں میں شادی ص ۶-۷

(۷) تاریخ اہلحدیث - - ص ۷

(۸) مسافر حجاز کا مکتوب ... ص ۸

(۹) کتاب سیر الصحابہ اور کتب احادیث ص ۹-۱۰

(۱۰) مرزا صاحب کا پاؤں دو کشتیوں میں ص ۱۰ تا ۱۲

(۱۱) لعنتا ہم نے خدائی ہستی کا ثبوت ص ۱۲

(۱۲) ملکی مطلع - - - ص ۱۳-۱۴

(۱۳) متفرقات - - - ص ۱۵

(۱۴) انتخاب الاخبار - - ص ۱۶

(۱۵) اشتہارات - - ص ۱۶ تا ۲۰

خلافت راشدہ

نمبر ۲

(گذشتہ سے پیوستہ)

مضمون کے ذکر کرنے سے پیشتر دو عرضیں ضروری ہیں۔

اوّل یہ کہ چونکہ یہ مسئلہ اختلافی ہو جانے کے سبب معرکۃ الآرا ہو گیا ہے۔ اس لئے اس کے دلائل بیان کرنے کیلئے جسطرح میں اپنی پوری کوشش خرچ کرونگا کہ نفس الامر میں دلائل کے پختہ ہونے کے ساتھ شگستہ اور آسان طریق سے بیان کردوں اسی طرح مجھے آپ حضرات سے بھی کامل امید رکھنی چاہیے کہ آپ اسے پوری توجہ اور پورے غور و انصاف سے مطالعہ فرمائنگے۔

دوم یہ کہ یہ مسئلہ اختلافی ہونے کے سبب ضرور ہے کہ بعض طبائع کے موافق ہو اور بعض کے ناموافق۔

لیکن جسطرح میں اسوقت فرقہ بندی کے خیال کو نظرانداز کرکے محض فرمودۂ خدا و رسولؐ کو اپنا امام و پیشوا بنا کر اس مسئلہ پر روشنی ڈالونگا۔ اسی طرح آپ بھی سابق خیالات سے یکسو ہو کر اس پر غور کرینگے۔ کیونکہ فرقہ بندی ہمارا اپنا کام ہے جو قابلِ پیروی نہیں۔ خدائے عزوجل نے ہمیں الگ الگ مذہب تعلیم نہیں کیا کہ اس کی حدبندی کرکے جو اپنی طرف کی بات ہو اُسے تو قبول کرلیں (خواہ وہ ماننے کے قابل نہ ہی ہو) اور جو دوسرے کے ہاں کی ہو اُسے رد کردیں (خواہ بالکل قابلِ تسلیم ہو) حق کو اسکے حق ہونے کی وجہ سے قبول کرنا چاہیے چاہے مخالف سے ملے۔ اور باطل کو اسکے باطل ہونے کی وجہ سے ترک کر دینا چاہیے چاہے اپنے ہاں ہو۔ حق اور باطل میں اپنے بیگانے کی تمیز نہ ہونی چاہیے۔

خدائے تعالےٰ نے اپنے نیک بندوں کے ... فرمایا۔ فبشر عباد الذین ...

AsliAhleSunnet.com

فیتبعون احسنه اولٰئك الذین ھدٰھم اللہ واولٰئك ھم اولوا الالباب (زمر پ۲۳)

یعنی (اے پیغمبر!) ہمارے اُن بندوں کو خوش خبری سُنادو جو کلام کو (کان لگاکر) سنتے ہیں۔ اور اسکی اچھی اچھی باتوں پر چلتے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جنکو خدا نے (نیک) ہدایت دی ہے اور یہی عقل (سلیم) والے بھی ہیں۔

(آمدم برسر مطلب)

مفہوم خلافت پہلے خلافت کا مفہوم ذہن نشین کر لینا ضروری ہے کیونکہ اسی کے درست طور پر نہ سمجھنے سے سب غلط فہمیاں واقع ہوتی ہیں۔

سو معلوم ہو کہ لفظ خلیفہ مادہ خلف سے مشتق ہے۔ جسکے معنے پیچھے اور بعد کے ہیں۔ اور مراد اس سے وہ شخص ہے جو کسی کے بعد اُس کا جانشین ہو یا مالک کے اذن سے اُس کے مال میں متصرف ہو۔ چنانچہ علامہ فیومی "مصباح" میں فرماتے ہیں۔

خلفت فلانا علی اھله وماله خلافة صرت خلیفته وخلفته جئت بعدہ۔

"یعنی خلافت فلاناً الخ کے معنے ہیں کہ میں اسکے بعد اسکے اہل و مال کا نگران بنا رہا۔ اور خلفته کے معنے ہیں میں اسکے بعد آیا۔"

قرآن شریف میں آدم علیہ السلام کی نسبت فرمایا۔

انی جاعل فی الارض خلیفه (پ۱ بقرہ)

"یعنی میں زمین میں ایک خلیفہ یعنی زمینی اشیاء میں متصرف ہستی بنانے والا ہوں۔"

اور عام بنی آدم کو خطاب کرکے فرمایا۔

ھو الذی جعلکم خلائف فی الارض (انعام پ۸)

"یعنی اللہ وہ ہے جس نے تم کو زمین میں متصرف بنایا۔"

اور حضرت داؤد علیہ السلام کو خطاب کرکے فرمایا۔

یاداؤد انا جعلناك خلیفة فی الارض (ص پ۲۳)

یعنی اے داؤد ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ یعنی شاہانہ تصرف والا بنایا ہے۔"

اسی طرح موسےٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو جو تسلی دی اسکی نسبت فرمایا۔

قال عسیٰ ربکم ان یھلك عدوکم ویستخلفکم فی الارض (اعراف پ۹)

یعنی موسےٰ علیہ السلام نے (اپنی قوم سے) کہا کہ وقت آپہنچا ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن (فرعون) کو ہلاک کردے۔ اور تم کو (اسکے بعد) خلیفہ (مالک و متصرف سلطنت) بنادے۔"

جس طرح بنی اسرائیل کو فرعون کی ہلاکت اور اُن کو اسکی جگہ حکومت مصر پر متمکن ہونے کی بشارت سنائی۔ اسی طرح اس امت مرحومہ سے بھی حق تعالیٰ نے وعدہ فرمایا

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلك فاولٰئك ھم الفٰسقون (نور پ۱۸)

"یعنی اللہ تعالےٰ نے تم مدعیان ایمان میں سے ان لوگوں سے جو خالص ایمان والے اور اعمال صالحہ کرنے والے ہیں وعدہ کرلیا ہے کہ ان کو ضرور ضرور دنیا میں خلیفہ یعنی با اختیار بنادیگا جسطرح کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا جو ان سے پہلے گذرے ہیں۔ اور جس دین (اسلام) کو ان کے لئے پسند کیا ہے اُسے اُن کیلئے جما کر رہیگا۔ اور جو خوف ان کو (لاحق) ہے اُسے امن سے بدل دیگا وہ میری ہی عبادت کرینگے میرے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ بنائینگے۔ پس جو اسکے بعد بھی کافر رہینگے وہ بہت ہی نافرمان ہونگے۔"

یہ سب حوالجات استعمال لغوی کے اعتبار سے ہیں۔ لیکن جو خلافت اس وقت زیر بحث ہے اس سے یہ مراد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی نیابت میں شاہانہ حکومت و اقتدار کے ساتھ نظام ملت و امور امت کا متولی و ناظم ہونا۔ سو اس کے سمجھنے کیلئے آیت استخلاف کے بعد حدیث ذیل کو خاص طور پر ملحوظ رکھیں۔ کیونکہ یہی حدیث بہت سی اُلجھنوں کو کھولدیگی۔

قال النبی صلی اللہ علیه وسلم کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلك نبی خلفه نبی وانه لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون قالوا فما تامرنا قال فوا ببیعة الاول فالاول اعطوھم حقھم فان اللہ سائلھم عما استرعاھم

"یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء علیہم السلام کرتے تھے۔ جب ایک نبی فوت ہوجاتا تو اسکا خلیفہ دوسرا نبی ہوجاتا۔ اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ ہاں خلیفے ہونگے۔ سو بہت ہونگے صحابہؓ نے کہا پھر آپ ہم کو اسکے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جسکی پہلی بیعت کرو اس سے وفا کرو۔ تم ان کو ان کا حق (اطاعت) دیدو۔ اور ان کو خود خدائے تعالےٰ اس امر کی بابت پوچھ لیگا جسپر ان کو رکھوالا بنایا گیا ہے۔"

(باقی باقی)

(میر سیالکوٹی)

شیعوں کا علی

نمبر ۸

(گذشتہ سے پیوستہ)

یہ تو ایک واضح بات ہے کہ خدائے تعالےٰ کے جتنے نام ہیں بمناسبت اپنے نام کے موثر ہوتے ہیں۔ بعضے جلالی ہیں اور بعض جمالی۔ ہر ایک کا اپنے اپنے حسب حال ظہور ہوتا ہے۔ اب شیعوں کے مولا کے اسمائے مشہورہ گرامی کو نمبروار عرض کئے دیتا ہوں۔ پس اب سُنیں اور اس پر غور فرمائیں۔

اول:- اسم علی۔ یہ اپنے اندر علو رکھتا ہے اور علو کے ساتھ غلو کا بھی خواہشمند ہر وقت بڑائی چاہتا ہے۔ گدائی کا نام بھی نہیں لیتا۔ مسند عظمت پر متمکن ہے تواضع اور مسکینیت کا تو اُس میں نام و نشان نہیں۔ ایسے علیٔ اعلےٰ کا جو شایان شان ہوگا اُسکو آگے واضح کرنیوالا ہوں۔

دوم:- صفدر۔ یعنی صف لشکر کا پھاڑنے والا۔

ک۱ صحیح بخاری۔ کتاب الانبیاء۔ باب ما ذکر عن بنی اسرائیل جلد دوم مطبوعہ مصر صفحہ ۱۹۵ ۱۲ منہ

AsliAhleSunnet.com

یہ نام خود اپنے اندر جو دہشت و ہیبت، سطوت و جبروت رکھتا ہے محتاج بیان نہیں۔

سوم :- حیدر۔ اس کا معنے بچہ شیر درندہ ہے۔ یہ اپنے معنے میں مستغنی عن التشریح ہے۔ درندگی میں فی نفسہ فطرتاً عاجزی و در[illegible] زندگی نا ممکن ہے۔

چہارم :- اسد۔ یعنی شیر۔ اب شیر کا کام کیا ہے چیرنا پھاڑنا ہلاکت اور تباہی دینی۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ شیر کے وجود میں [illegible] ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہی تو وجہ ہے کہ شیعوں کا علی حیدر اور اسد صفدر اپنے فطری اوصاف مذکورہ کی وجہ سے (برو۔ بزن۔ بگیر و نمان) میں معذور ہے سہ

نیش عقرب نہ از پئے کین است
مقتضائے طبیعتش این است

اب تو غالباً اکثر ناظرین پر یہ امر واضح ہو گیا کہ واقعہ ہائلہ کربلا میں جو کچھ اعتراض اس مالک موت وحیات پر وارد ہو سکتا ہے۔ جس کا کچھ ذکر اس سے قبل اشاعتوں میں گذر چکا ہے۔ وہ اس سفا کی اور خونریزی میں قابل معافی ہیں۔ جس کا کام ہی رتق وفتق اور قتل وغارت ہو تو پھر اس سے (چشم بہی داشتن کار خردمندان نیست) بلکہ ہم آجتک برابر دیکھ رہے ہیں کہ شیعوں کا یہ مختار کل رازق اپنے باقی اماموں پر بھی نظر توجہ نہیں رکھتا۔ ۱۱ تک تو سب کے سب دشمنوں کے محکوم نظر آ رہے ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ان میں نہ کوئی صاحب حکومت ہوا۔ نہ کسی سے تبلیغ ہو سکی۔ نہ کسی نے آرام کا سانس لیا۔ بلکہ جھوٹ اور ریا نہ دیکھا نہ کی تملق وخوشامد میں اپنی زندگیاں بسر کیں۔ جب بارہواں امام نرگس کا بیٹا ظہور کریگا۔ اسوقت دیدہ باید۔

لیکن ہم اب بھی اطراف عالم بلکہ خاص ہندوستان پر جب نظر ڈالتے ہیں تو صاف صاف دکھائی دیتا ہے کہ یہ کوہ آتش فشاں ابھی ٹھنڈا نہیں ہوا۔ اگر یورپ کو جنگ وجدال سے آتشکدہ بنایا تو دوسری طرف ہندوستان کو بھی طاعون

وغیرہ آفات سے جہنم نما کر دیا ہے۔ جہنم کے فرشتوں کو آنے ہی نہیں دیتے۔ یہ واقعات وحالات تو بیشک باقی دنیا کے لئے نا قابل التفات اور مضحکہ آفرین ہیں۔ مگر شیعوں کے نقطہ نگاہ سے بالکل واقعی اور سچے ہیں۔ مضمون کی طوالت کو مدنظر رکھتے ہوئے علامہ عبد العلی کے ارشادات پر اسی قدر تشریح کو کافی جانکر دیگر گواہوں کیلئے تاریخ چاہتا ہوں۔ جو کم [illegible] پیش کرینگے۔ انشاء اللہ۔

(غلام احمد خان از ہنگو)

سب سے پہلے
اسلام میں خونریزی
کا طریقہ ایجاد کرنے والے
حضرات شیعہ ہیں

(۱) جیسا کہ حضرات شیعوں نے حضرت عثمان ذوالنورین کو بشورہ عبد اللہ ابن سبا شہید کیا۔ کہ آیت شریفہ کے شان نزول میں لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علی اور باقی ائمہ علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی۔ پھر عبد اللہ بن سبا نے بعد بیان کرنے شان نزول آیت کے اپنے لوگوں (شیعوں) کو کہا کہ ہم کو ابھی عثمان کے مقابلہ کی طاقت نہیں ہے اسلئے واجب ہے کہ جہانتک ہو سکے عثمان کے عاملوں گورنروں کو جو ظلم وستم کی آگ کو بھڑکاتے ہیں کمزور بنائیں۔ ان کے بدعملوں کو ظاہر کریں اور لوگوں کے دلوں کو عثمان اور اسکے مہتموں سے پھیر دیں۔ پس ایک خط لکھا گیا عبد اللہ بن سعد کو جو مصر کا حاکم تھا۔ اسی طرح ہر جگہ پر شکایتیں بھیجی گئیں۔ لوگ اس بات پر متفق ہوئے کہ حضرت عثمان کو خلافت سے اتاریں۔ بذریعہ جاسوس معلوم ہوا کہ لوگوں نے اس بات پر اتفاق کر لیا ہے۔"

(تفسیر عمدۃ البیان شیعہ جلد اول صہ ۱۹۲)

(۲) عبد اللہ بن سبا علاقہ صنعا کے یہودی فاضلوں میں سے ایک فاضل تھا۔ اس خیال سے کہ حضرت عثمان اس پر خاص نوازش فرمائینگے مدینہ میں آکر ایمان لایا۔ جب اسکا مطلب پورا نہ ہوا تو عثمان کے مخالفوں سے ملنا جلنا شروع کر دیا۔ اور مصر وکوفہ میں مخالف گروہ نے خوب زور پکڑ لیا۔"

(از روضۃ الصفا جلد دوم صہ ۲۷۹)

(۳) "زندیقوں کے بارہ میں بعضوں نے کہا ہے کہ وہ عبد اللہ بن سبا کے پیروان میں ہیں۔ اور یہ عبد اللہ وہ ہے کہ لوگوں کو حضرت عثمان کے قتل کر دینے پر ابھارتا تھا۔ اور ان کے جاہل شیعوں کو گمراہ کر ڈالا۔ کہ وہ علی کی الوہیت کے قائل ہو گئے۔"

(تذکرۃ الائمہ مجلسی مطبوعہ ایران صہ ۴۱)

(نوٹ) :- عبد اللہ بن سبا کا ارادہ اور مشورہ تھا کہ حضرت عثمان کو شہید کر دیا جائے۔ سو حضرات شیعہ نے اسی طرح کیا کہ حضرت عثمان کو شہید کر ڈالا۔

(۴) حضرت عثمان قرآن کی تلاوت کر رہے تھے جو وقت محمد بن ابی بکر اور دیگر شیعوں نے قتل کیا اور دربان عالیشان یعنی حسنین کا بھی نہ لحاظ کیا۔ الخ۔ (از مجاہدہ عرب مطبوعہ یوسفی دہلی صفحہ ۲۴ و ۲۵ و ۲۶)

(۵) حضرت عثمان نے (جب شیعوں کے ہاتھوں سے) شہادت پائی تو کل رشتہ دار حضرت عثمان کو چھوڑ کر امیر معاویہ کے پاس بھاگ گئے۔ لیکن حضرت علی نے بڑی دلیری سے آپ کی حفاظت کی یہانتک کہ اپنے دونوں صاحبزادوں یعنی حسن وحسین علیہم السلام کو حضرت عثمان کے مکان پر بطور سنتریوں کے کھڑا کر دیا۔" (از آئینہ اسلام شیعہ مطبع یوسفی دہلی صہ ۴۳)

نوٹ :- ناظرین کرام غور فرماویں کہ اسلام میں سب سے پہلے خونریزی کا طریقہ جاری کرنیوالے حضرات شیعہ ہیں جیسا کہ اظہر من الشمس ہو چکا ہے۔

دوم۔ سب سے پہلے اسلام میں تفرقہ ڈالنے والا عبد اللہ ابن سبا یہودی اور اسکے پیروان حضرات شیعہ ہیں۔

سوم :- عبد اللہ مع پیرو شیعہ کے اصحاب ثلاثہ کے ساتھ دشمنی کرنیوالے ہیں۔

چہارم :- عبد اللہ بن سبا کی کوشش تھی کہ حضرت عثمان کو قتل کیا جائے۔ سو حضرات شیعوں

AsliAhleSunnet.com

قتل کر دیا۔ (باقی آئندہ)

(خادم بلال الدین خان دردی سابق شیعہ)

(موضع بگیانہ ضلع منٹگمری)

آریہ مشن

آریہ مسافر دہلی کی راستگوئی

نمبر ۱۹

آخری سین

ؔ مدت سے لگ رہی تھی لب بام ٹکٹکی
آخر کو گر پڑی نگہ انتظار آج

ناظرین گرام! عنوان بالا ہی سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ اس سلسلہ کا آج یہ آخری نمبر ہے۔ کیونکہ پنڈت جی کا رسالہ پانچ ماہ سے غائب ہے۔ یا یوں کہئے کہ فیل ہو گیا ہے۔ آریہ مسافر کی اس طویل غیر حاضری کو مد نظر رکھتے ہوئے آج یہ سلسلہ مجبوراً بند کرنا پڑا۔ گو ابھی مضامین تو کئی ایک زیر نظر تھے مگر اختتام سے پہلے پنڈت جی کے ایک مضمون پر سرسری نظر ڈالی جاتی ہے۔

نمبر ۶ میں پنڈت جی نے ایک مضمون بعنوان "کیا ستیارتھ پرکاش دل آزار ہے؟" شروع کیا تھا۔ اور آخر میں "باقی آئندہ" لکھ دیا تھا۔ آجتک انتظار ہی رہا کہ پنڈت جی اپنی کتھا ختم کریں تو ہمیں بھی کچھ عرض کرنے کا موقع ملے۔ مگر پنڈت جی اور مضمون کو پورا کرنا! ؎

کیونکر ہمیں باور ہو کہ ایفا ہی کرینگے
کیا وعدہ انہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

خیر۔ پنڈت جی فرماتے ہیں۔

"ستیارتھ پرکاش کا چودھواں سملاس جسکی بابت اسلامی دنیا میں ایک زبردست انقلابی ہلچل مچی ہوئی ہے۔ قرآن اور مذہب اسلام کی قلعی اور اسکی اصل حقیقت طشت از بام کرنے اور اسلام کی اندرونی تصویر دکھلانیوالا آئینہ ہے آجتک محققین اسلام نے باوجود سخت سے سخت کوششوں اور چیرہ دستیوں اور بیہودہ واویلا مچانے کے اس کا معقول جواب شائع نہ کیا۔ اور نہ سوامی جی کے اعتراضات کا کوئی معقول جواب دے سکے۔"

(آریہ مسافر ماہ اکتوبر ۲۶ء)

پنڈت جی! برا نہ مانیگا۔ چودہویں سملاس کا جواب ۲۶ سال سے شائع ہو چکا ہے۔ جس کا جواب الجواب باوجود بار بار للکارنے اور چیلنج پر چیلنج دینے کے آجتک نہ بن پڑا۔ اور نہ آئندہ قیامت تک امید ہے۔ جس کا ذکر آگے آتا ہے۔

ناظرین آگے چلیں۔ پنڈت جی لکھتے ہیں۔

"مولوی ثناء اللہ نے بہت ہاتھ پیر مارے اور کوشش کی کہ اس رد و قدح کو غلط ثابت کر دکھا دیں اور قرآن کو ان نقائص و الزامات سے پاک و منزہ ثابت کرتے ہوئے تحفظ اسلام کے کام میں شریک ہوں مگر افسوس کہ وہ بھی ناکام رہے اور قرآن و اسلام ان الزامات سے بری نہ ہوا۔ بلکہ جواب الجواب اور جرح در جرح کی تحقیق و تدقیق سے پردہ باطن میں اور جو کچھ نقائص اور بدبودار حالات تھے روشنی میں آ گئے اور پبلک پر ظاہر ہو گئے۔ لیکن باوجود ان تمام ناکامیوں کے مسلمان شرمندہ نہیں ہوتے۔ اور نہ مولوی صاحب کو کچھ غیرت آئی۔ بلکہ "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" کے مصداق آجکل ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کا سوال اٹھایا جا رہا ہے۔"

(حوالہ مذکور)

ناظرین! پنڈت کا عبارت بالا سے مطلب رسالہ "حق پرکاش" مصنفہ مولانا ثناء اللہ سے ہے پنڈت جی کو رسالہ کا نام لکھتے ہوئے خوف دامنگیر ہے۔ کہ ایسا نہ ہو رسالہ کا نام لکھدینے سے آرین کیمپ میں زلزلہ نہ آ جائے۔ کیونکہ یہ وہ بلائے ناگہانی ہے جس نے ہمارے آریہ دوستوں کا حوصلہ ہمیشہ کیلئے توڑ دیا ہے۔ دور سے تو سب باتیں بنائے جاتے ہیں مگر اتنا کسی آریہ سماجی سے نہیں ہوتا کہ "حق پرکاش" کا جواب لکھے یا سوامی جی کی غلطیوں کا اقرار کرے۔ مگر آریہ سماجی اور اتنا حوصلہ؟

این خیال است و محال است و جنوں

آجتک ہم ایک ضرب المثل سنتے تھے کہ "بجلی مارے کو چاروں طرف آگ ہی آگ نظر آیا کرتی ہے"۔ مگر ثبوت آج دیکھنے میں آیا ہے۔ کیونکہ پنڈت جی کو اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے غرضکہ ہر وقت ان کو مولوی ثناء اللہ ہی نظر آتے ہیں۔ کیوں؟ صرف اسلئے کہ انہوں نے نہ صرف ویدک دھرم کی دیواروں کو توڑ ڈالا ہے بلکہ بنیادوں تک میں ڈائنامیٹ بھر دیا ہے۔

رہا ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کا سوال۔ ممکن ہے کہ کوئی ایسا کہے۔ مگر ہماری تو ذاتی رائے یہی ہے کہ کم ازکم چودھواں سملاس تو ضرور قائم رہے تاکہ آئندہ آنیوالی نسلیں سوامی جی کے علمی جواہر ریزوں سے روشناس ہوتی رہیں کہ سوامی جی نے اسلام پر حملہ کرنے میں کیا کیا گل کھلائے ہیں۔ اور تحقیق حق سے کہاں تک کام لیا ہے۔ اس باب کی وجہ سے ہر ایک صاحب علم سوامی جی کی علمیت کا کافی اندازہ کر سکتا ہے۔ اگر چودھواں سملاس علیحدہ کر دیا جاوے تو کیا تعجب ہے کہ "حق پرکاش" کی موجودگی میں آریہ سماجی کچھ عرصہ کے بعد اسکے منکر ہو جاویں۔ اور کہنے لگ جاویں کہ یہ اعتراضات تو سوامی جی کے نہیں ہیں۔ اگر ہوتے تو ستیارتھ میں ضرور موجود ہوتے۔

آگے مسافر جی فرماتے ہیں۔

"میرے خیال میں جن مسلمانوں نے یہ شور و غل مچایا ہے کہ ستیارتھ پرکاش میں اسلام اور پیغمبر اسلام کے متعلق نہایت غلط الزامات لگائے گئے ہیں اور دل آزارانہ طریق پر توہین کی گئی ہے انہوں نے اپنے خبث باطنی اور تعصب قلبی کا ہی اظہار کیا ہے۔ ورنہ اصل حقیقت یہ ہے کہ ان الزامات سے ستیارتھ پرکاش بالکل پاک ہے۔ اور جسقدر باتیں اسمیں تحریر کی گئی ہیں وہ بالکل واقعات کے مطابق اور اپنے محل پر چسپاں ہیں۔ دنیا کا کوئی مولوی ایک بھی مقام اس کتاب مقدس سے نہیں دکھا سکتا جو سوامی

AsliAhleSunnet.com

جی مہاراج نے اسلام کے سر منڈھا ہو اور اس میں وہ بات نہ پائی جاتی ہو۔ یا قرآن پر کوئی اعتراض کیا ہو اور قرآن پر وہ اعتراض نہ چسپاں ہوتا ہو اور نہ کوئی لفظ ایسا کہا ہے جو موقع و محل کے لحاظ سے غلط ثابت ہو سکے۔

ناظرین یہ ہے پنڈت جی کے دلی جذبات کا اظہار کہ کسطرح لکیر کے فقیر ہو رہے ہیں۔ سوامی جی کے اعتراضات کی جو دھجیاں "حق پرکاش" میں اڑائی گئی ہیں اور آرین راستگوئی اور تہذیب کا جو نمونہ اس میں دکھایا گیا ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ مگر ہمارے آریہ دوست اور سیدھا راستہ! بلکہ علانیہ کہہ رہے ہیں

> پھرے زمین پھرے آسمان ہوا پھر جائے
> پھریں نہ سوامی سے ہم ہم سے گو خدا پھر جائے

سوامی جی نے اسلام کے متعلق کہاں تک تحقیق حق سے کام لیا۔ اس کا نمونہ رسالہ "**سوامی دیانند کا علم و عقل**" سے مل سکتا ہے۔ افسوس کہ سوامی دیانند کے نام لیواؤں سے اس چھوٹے سے رسالہ کا جواب بھی نہ بن پڑا۔ سوامی کے غلط اعتراضات کا ایک نمونہ ہم نے نمبر ۳ ماہ جولائی ۱۹۲۵ء میں دکھلایا تھا کہ قرآن شریف میں ہے کہ جب دوزخی دوزخ میں ڈالے جائینگے تو وہ اپنے سرغنوں کیلئے ڈبل عذاب کی دعا کرینگے۔ مگر آریہ سماج کے رشی نہیں بلکہ مہرشی دیانند جی مہاراج اسپر یوں اعتراض کرتے ہیں۔

"واہ کیسے تکلیف دہ پیغمبر ہیں کہ خدا سے دوسروں کو دوگنا دکھ دینے کی دعا مانگتے ہیں اس سے ان کی طرفداری، مطلب برآری اور سخت ظلم کا ثبوت ملتا ہے۔" (ستیارتھ چودھواں سملاس نمبر ۱۲۸)

پنڈت جی فرمائیے! باوجود سال بھر گذرجانے کے آپ نے ہمارے اس نمبر کا آجتک کوئی جواب دیا؟ جواب دیتے بھی کیسے جبکہ کسی نے کہا ہی سچ ہو کہ

> ویدمت کے چاک کو ممکن نہیں کہ رفو
> سوزن تدبیر گو لاکھوں برس سیتی رہے

اللہ اللہ! کتنا غلط اور جھوٹا اعتراض اور پھر بانی اسلام کی شخصیت پر خواہ مخواہ حملہ آور ہونا۔ اور پھر بھی آریہ مہاشوں کا یہی رٹ لگائے چلے جانا کہ یہ کتاب تو دل آزار نہیں۔ واقعی آریہ سماجیوں کا ہی کام ہے۔ پنڈت جی اگر حوصلہ ہے تو یا تو سوامی جی کی پوزیشن صاف کر دیجئے یا ان کی غلطی کا صاف اقرار کیجئیگا۔

اس سے آگے چلکر پنڈت جی نے چار کالموں میں ایک بے سُرا راگ الاپا ہے جس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ اگر سچ بات کہی جاوے تو خواہ وہ دوسرے کو بری ہی کیوں نہ معلوم ہو مگر اُس کا شمار دل آزاری میں نہیں ہو سکتا۔ اس پر ہمارا بھی صاد ہے۔ مگر سوامی جی کے مندرجہ بالا اعتراض کو سامنے رکھکر کیا کوئی آریہ کہہ سکتا ہے کہ سوامی جی کا یہ اعتراض دل آزاری نہیں؟ جبکہ سوامی جی نے آیت کا مطلب تک بھی نہیں سمجھا۔ کجا موقع و محل۔ بھلا تبلائیے! یہ اگر دل آزاری نہیں تو کیا یہ شیریں کلامی ہے؟

ناظرین! مضمون ختم ہے۔ آریہ مسافر کے فیل ہو جانے کا ہمیں بھی افسوس ہے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ "مسافر" "اہلحدیث" کی کاری ضربوں سے جانبر نہ ہو سکا۔ اور آخر کار پنڈت جی کو اپنی دکان اٹھاتی ہی بن پڑی۔ گو سننے میں تو یہ آتا ہے کہ آریہ مسافر لکھنؤ سے پھر نکلیگا۔ بہت اچھا۔ دیدہ خواہد شد۔ فی الحال تو ہم بھی اپنے ناظرین سے نامعلوم عرصہ کیلئے یہ کہتے ہوئے رخصت ہو جاتے ہیں

> آیا تھا مرا یار نہ تبلایا کسی نے
> افسوس محلہ میں نہ ٹھیرایا کسی نے

(محمد ابراہیم کلرک دفتر نہر انبالہ چھاؤنی از شملہ)

حق پرکاش

اس کتاب میں اُن ایک سو اُنسٹھ اعتراضات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ قیمت عہ

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

تردید وید

نمبر ۲

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۱۶) اے میری پیاری بیوی تو کسی کو ایذا نہیں دیتی۔ تیرا آتما غیر فانی ہے تیرا چہرہ پُر جلال ہے تو بہ صفت موصوف ہے تو قبول کئے جانے کے لائق ہے تو کامنی منوہر سروپ ہے تو دل رمن کرنے کے لائق ہے تو میرے دل کی راحت ہے تو عالمہ ہے تو قابل تعریف ہے تو سرسوتی یا علم کی دیوی ہے۔ اے میری پیاری بیوی اگینے آدتے جیوتے اپڑے ہوے کلئے اتنے چندرے لشو رنے دیہی سرسوتی یہ سب روشن سندر اور پیارے نام تیرے ہی ہیں تو اس قدر گنوں والی ہے تو مجھے بھی عمدہ عمدہ اپدیش کیا کر۔ (یجروید ۸/۴۳)

خاکسار:- یہ منتر بھی ایک مرد کا بنایا ہوا ہے جو اپنی عورت کا تمام قصہ بیان کر رہا ہے اور اُس سے عمدہ عمدہ اُپدیش کی خواہش کر رہا ہے۔

(۱۷) آپ زمین کے خالق ہیں اعلےٰ صفات سے موصوف ہیں آپ اپنے علم سے ہم کو پاک کرنے والے ہیں آپ ہم کو پاکیزہ علم عطا کیجئے اے وید بانی کا پرکاش کرنیوالے آپ ہمیں شیریں کلامی عطا کیجئے۔ (یجروید ۱۱/۱)

خاکسار:- یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ ایسے اشخاص کا کلام ہے جو خدا سے پاکیزگی اور شیریں کلامی کی خواہش کر رہے ہیں۔

(۱۸) اے کاریگر مہاشہ! تو شادی شدہ عورت کی مانند تمام کاموں کو سدھ کرنیوالی زمین کو کھودنے کیلئے ہمارے واسطے لوہے کی کستی بنا تاکہ ہم اسکے ذریعہ جگتی منتر سے دودھان کٹو ہوئے سُکھ دینے والے سادھن سے پرانوں کی مانند بجلی وغیرہ آگ کو کھودنے کی قدرت پاسکیں۔ (یجروید ۱۱/۱۰)

خاکسار:- یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ...

AsliAhleSunnet.com

کاشتکار کا خیال ہے جو لوہے کی کسی بنوانے کو کہہ رہا ہے جس سے کہ وہ زمین کو کھود سکے۔

(۱۹) "اے راجہ تو کمال مہر و محبت سے اپنے دشمنوں کو پائمال کر کے اپنی راج بھومی میں علم کی روشنی پھیلانے کی خواہش کر اور اپنے راج میں ہم لوگوں کو قبول کر کے ہمیں زمین کے طبقات کا علم پڑھا تاکہ ہم لوگ اس علم سے بہرہ ور ہوں۔" (یجروید ۱۷/۱۱)

خاکسار:۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ ایسے اشخاص کا بنایا ہوا ہے جو راجہ سے علم کی روشنی پھیلانے کو کہہ رہے ہیں اور زمین کے طبقات کا علم سیکھنے کو کہہ رہے ہیں۔

(۲۰) "اے نیک وید! آپ ہمارے لئے صحت بخش صاف شفاف اور میٹھے عرق تیار کیجئے اور ان عرقوں کے ساتھ خوبصورت پھلوں والی اسوم بوٹی وغیرہ ادویات کو لوگوں کی بڑی بڑی بیماریوں کو دور کرنے کیلئے تیار کیجئے۔" (یجروید ۱۱/۴۸)

خاکسار:۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ یہ کسی بیمار کا بنایا ہوا ہے جو وید سے صحت بخش عرق کی تیاری کو کہہ رہا ہے۔

(۲۱) "اے میرے بیٹے تو علم کی تحصیل کیلئے ثابت قدم ہو۔ نیکی کو حاصل کر۔ تیرے اعضا مضبوط ہوں تو چست و چالاک بن۔ تو آگ کو تمام استعمالوں کو جان اور اچھے اعمال کر اور چاروں طرف سکھ کو پھیلا۔" (یجروید ۱۱/۴۴)

خاکسار:۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ ایسے شخص کا بنایا ہوا ہے جو اپنے بیوقوف بیٹے سے کہہ رہا ہے کہ تو چست و چالاک بن۔ اور علم سیکھنے کو ثابت قدم ہو۔ غالبًا وہ پڑھنے سے بھاگ جاتا ہوگا۔

(۲۲) "اے میرے لخت جگر فرزند دلبند تو تمام انسانوں کے ساتھ نیک سلوک کر اور ان کا جنگل۔ چاہ بجلی۔ اور زمین انترکش اور نباتات کا فکرمت کر۔" (یجروید ۱۱/۴۵)

خاکسار:۔ یہ منتر بھی خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ ایسے شخص کا قول ہے کہ جو ہشیار رکھتا ہے اور بیٹے کو نیکی کی نصیحت کر رہا ہے۔ (باقی آئندہ)

(منشی محمد داؤد خان نادسٹ از سنبھل ضلع مراد آباد)

دہلی کے پنجابیوں[1] میں شادی

دہلی کے پنجابیوں میں علے العموم رسومات کی پابندی میں قبیح و غیر قبیح۔ اسراف و تبذیر کی تمیز بھی باقی نہیں رہی۔ اس قوم میں جو کچھ بھی شادیوں کے موقعہ پر ہوتا ہے اسکا بیان طوالت سے خالی نہیں۔

کل ۸ جون سنہ ۱۹۲۶ء کو مولانا عبدالرزاق صاحب کے صاحبزادے محمد سعید صاحب کا عقد نکاح تھا جس میں (زیادہ تر اسوجہ سے کہ دولہا نے شروع سے اخیر تک میرے پاس تعلیم پائی تھی) مجھ کو بھی شرکت کا موقعہ ملا۔ میں عرصہ سے اس وقت کا منتظر تھا۔

مجھ کو یہ شادی دیکھ کر از حد مسرت حاصل ہوئی کہ شروع سے اخیر تک ایک بھی رسم خلاف شرع نہ تھی۔ دولہا کی بالکل سادی پوشاک پر نور کا عالم تھا۔ جسکی زیبائش کیلئے سعید کی سعادت اور موہنی صورت نے کسی سلمہ ستارے اور گوٹہ کناری کیلئے جگہ نہ چھوڑی تھی۔

برات چلی تو دولہا پیدل تھا براتی جلو میں تھے یہانتک کہ دولہن کے ہاں پہنچے تو یہاں بھی جواب ترکی بہ ترکی تھا۔ رسومات کا بائیکاٹ۔ سادگی کی بہار ہر طرف اپنا جلوہ دکھا رہی تھی۔ پنجابیوں میں دستور ہے کہ جہیز کیا زیور اور کیا کپڑا سب مردانے میں نمود کیلئے سجا دیا جاتا ہے مگر یہاں اسکا نام بھی نہ تھا اور کمال یہ کہ دولہن کے وداع ہونے سے پہلے تمام جہیز دولہا کے گھر پہنچ چکا تھا۔ دولہن کو باطمینان تمام لے آئے نہ قل نہ غبارہ نہ شور نہ شغب۔ بیروت ملک شام میں بھی جہیز کے متعلق یہی کیفیت دیکھنے میں آئی تھی۔

تمام رسومات یعنی برادری کی دعوت۔ سمدھی پڑھنا وغیرہ کو دونوں صاحبوں نے ترک کر دیا۔ لڑکی والوں نے حاضرین برات کو دعوت دی اور لڑکے والوں نے آج (۹ جون کو) ولیمہ کیا۔ نہ ناچ نہ رنگ نہ ڈومنی نہ بھانڈ۔ ہو بہو شرع نبی کی تقلید۔

پنجابی برادری میں اس اسلامی شان کی یہ پہلی شادی ہے۔ اللہ تعالے اسکو تمام پنجابیوں کیلئے نمونہ بنائے دولہا اور دولہن دونوں پر جو اس اصلاح کا باعث ہوئے ہیں ہمیشہ ہمیشہ اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ اور توفیق دے کہ جس طرح اس شادی میں نمونہ بنے ہیں اسی طرح تمام مسلمانوں کے لئے اپنی آئندہ زندگی میں بھی نمونہ بنیں اور دکھا دیں کہ شرع اسلام پر عمل کرنیوالے اس آرام، یکجہتی اور سلوک کے ساتھ زندگی بسر کیا کرتے ہیں۔

ہم ان دونوں کے والدین کیلئے بھی دعا کئے بغیر نہیں رہ سکتے جنہوں نے مردانہ وار تمام برادری کے مقابلہ میں تمام رسومات کو کاٹ کر پھینکدیا کہ اللہ تعالے ان کو جزائے خیر اور عمر طویل اور عیش دائمی عطا فرمائے اور دولہا کے والد کو جو بیمار ہیں صحت و شفا عطا فرمائے تاکہ آئندہ اور کار خیر میں حصہ لے سکیں اور بچوں کی شرعی بہاریں دیکھیں ایسی حالت میں کہ محمد سعید کے والد بیمار ہیں اور وہ شادی کے کسی کام میں کوئی حصہ حتیٰ کہ مشورہ وغیرہ کا بھی نہیں لے سکتے محمد سعید سلمہ دولہا کی والدہ کا یہ شوق اتباع سنت اور عورت ذات ہو کر ترک رسومات اس امر کا مستحق ہے کہ تمام مسلمان اس نیک بی بی کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالے اسکی آنکھیں ٹھنڈی رکھے اور اسکے شوہر کو صحت و عافیت عطا فرمائے۔

یہ امر قابل لحاظ ہے کہ مولانا عبدالرزاق صاحب والد دولہا اور حاجی عبدالکریم صاحب والد دولہن پنجابی برادری میں معمولی حیثیت کے لوگ نہیں ہیں۔ دولت کے لحاظ سے لکھ پتی۔ خیر کے لحاظ سے ہمیشہ آگے قدم رکھنے والے بزرگ ہیں۔

اللہ کرے اس برادری میں اوروں کو بھی اس نمونہ پر عمل کرنے کا شوق ہو۔ بنیاد تو اس شادی نے قائم کر دی۔ ایک بات کا البتہ مجھ کو افسوس ہوا کہ میں نے جہاں دولہا کو اس سادگی میں دیکھا اور دل سے دعا نکلی

[1] اس جگہ لفظ پنجابی سے مراد پنجاب کے باشندگان عام نہیں ہیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جنکے اسلاف کسی وقت پنجاب چھوڑ کر دہلی میں مقیم ہو گئے۔ یہاں خدائے تعالیٰ نے ان پر اپنی برکات کا دروازہ کھول دیا۔ اور وہ آجکل دہلی کے معزز ترین مسلمانوں میں سے ہیں۔ اللھم زد فزد ۱۲ میر سیالکوٹی۔

AsliAhleSunnet.com

وہاں دولہا کے بھائی محمد حنیف صاحب کو دیکھا کہ ریشمی قمیص اور سونے کے بٹن میں نمایاں ہیں زیادہ افسوس اس وجہ سے ہے کہ یہ بھی آجکل میرے پاس پڑھ رہے ہیں۔ اللہ ان کو نیک توفیق عطا فرمائے فقط (محمد عبد الغفار الخیری عفا اللہ عنہ از دہلی)

تاریخ اہلحدیث

(گذشتہ سے پیوستہ)

"زمانۂ تابعین میں تدوین علم حدیث"

جب صحابہؓ یکے بعد دیگرے اس دار فانی سے کوچ کرتے رہے اور کبار تابعین میں سے بھی بہت سے بزرگ فوت ہو گئے اور امت مرحومہ میں اختلافات کا دروازہ کھل گیا تو اواساط تابعین کو اپنے مسموعات کے محفوظ رکھنے اور پچھلی نسلوں تک پہنچانے کیلئے تحریر کی حاجت پڑی۔ پس انہوں نے (اُن پر خدا کی بیشمار رحمتیں ہوں) اسکے لئے کمر ہمت باندھی اور ہر طرح کی ممکن تحقیق و تدقیق سے حدیث نبوی کو صفحۂ سینہ سے صفحۂ سفینہ (صحیفہ) پر نقل کرنا شروع کر دیا۔

چنانچہ خاتمۃ الحفاظ جن کا پایہ علوم حدیث میں محتاج بیان نہیں، مقدمۂ فتح الباری میں فرماتے ہیں۔

اعلم علمنی اللہ وایاک ان آثار النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم تکن فی عصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی عصر اصحابہ وکبار تبعھم مدونۃ فی الجوامع ولا مرتبۃ لامرین۔ احدھما انھم کانوا فی ابتداء الحال قد نھوا عن ذلک کما ثبت فی صحیح مسلم خشیۃ ان یختلط بعض ذلک بالقرآن العظیم وثانیھما السعۃ حفظھم وسیلان اذھانھم ولان اکثرھم لا یعرفون الکتابۃ ثم حدث فی اواخر عصر التابعین تدوین الآثار وتبویب الاخبار لما انتشر العلماء فی الامصار وکثر الابتداع من الخوارج والروافض ومنکری الاقدار۔

(مقدمہ فصل اول مطبوعہ دہلی صفحہ ۵)

"یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار (اقوال وافعال) آپ کے عہد میں اور عہد صحابہ میں اور کبار تابعین کے زمانہ میں دو وجہ سے باترتیب لکھے ہوئے جمع نہ تھے۔ اول اس وجہ سے کہ شروع شروع میں صحابہ کو آنحضرت صلعم نے اس سے منع کر دیا تھا جیسا کہ صحیح مسلم میں ثابت ہے۔ کیونکہ اندیشہ تھا کہ بعض احادیث قرآن کریم سے نہ مل جائیں۔[۱]

دوسرے اس وجہ سے کہ ان کے حافظے بہت مضبوط اور وسیع تھے اور ان کے ذہن بہت رواں تھے نیز اسلئے بھی کہ اکثر ان میں سے کتابت جانتے بھی نہ تھے۔ پھر تابعین کے پچھلے زمانہ میں آثار کی باترتیب کتابت اور اخبار (احادیث) کی باقاعدہ تبویب شروع ہو گئی۔ جبکہ دور و نزدیک کے شہروں میں علماء کثرت سے پھیل گئے اور خارجیوں اور رافضیوں اور تقدیر کے منکروں کی بدعتیں کثرت سے شائع ہونے لگیں۔"

خاتمۃ الحفاظؒ کی ان چند سطروں میں ہمارے مذکورہ بالا طویل مضمون کے اہم مطالب کا خلاصہ نہایت صفائی سے آگیا ہے۔ اس میں تواریخ امم اور علوم وفنون اور صنائع کی بدایت اور اُن کی عہد بعہد ترقیات پر فلسفیانہ نظر رکھنے والے اصحاب کیلئے کافی بصیرت ہے۔

علم حدیث کا پہلا مدوّن

حافظ ابن حجرؒ کی تصریح کے مطابق علم حدیث کا سب سے پہلا مدوّن امام ابن شہاب زہریؒ ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

اول من دوّن الحدیث ابن شہاب الزہری علی رأس المائۃ بامر عمر بن عبد العزیز ثم کثر التدوین والتصنیف وحصل بذلک خیر کثیر (فتح الباری مطبوعہ دہلی جزء اول صفحہ ۱۰۲)

"یعنی سب سے پہلا شخص جس نے علم حدیث کی تدوین کی وہ امام ابن شہاب زہری ہے (حسینی)

خلیفہ عمر بن عبد العزیزؒ کے امر سے پہلی صدی کے اخیر پر حدیث کو مدوّن کیا۔ پھر اسکے بعد باقاعدہ تصنیف و تالیف کی کثرت ہو گئی جس سے بہت ہی خیر (و برکت) حاصل ہوئی۔"

امام ابن شہاب زہریؒ کی شخصیت محتاج بیان نہیں۔ آپ بڑے بڑے عالی قدر ائمہ محدثین کے اُستاد ہیں۔ امام مالکؒ۔ امام سفیان بن عُیینہؒ۔ امام لیث بن سعدؒ۔ امام عطاء بن ابی رباحؒ۔ خلیفہ عمر بن عبد العزیزؒ امام یحییٰ بن سعید انصاریؒ۔ امام اوزاعیؒ۔ امام ابن جریجؒ امام اسحٰقؒ۔ امام باقرؒ اور موسےٰ بن عقبہ صاحب مغازی وغیرہم۔ رحمہم اللہ اجمعین۔

آپ کو بہت سے صحابیوں سے روایت ہے۔ مثلاً حضرت عبد اللہ بن عمرؓ۔ حضرت انسؓ۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ۔ حضرت ابو طفیلؓ وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین۔

اسی طرح بڑے بڑے تابعین اور فقہائے مدینہ طیبہ اور اولاد صحابہؓ سے بھی روایت ہے مثلاً سعید بن مسیبؒ۔ عبد اللہ وسالم ہر دو پسران حضرت عبد اللہ بن عمرؓ۔ خارجہ بن زید بن ثابتؓ۔ عبد اللہ بن ابی بکر بن حزمؒ۔ عطاء بن ابی رباحؒ۔ عروہ بن زبیرؓ۔ امام قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیقؓ وغیرہم رحمہم اللہ اجمعین۔

آپ کا حافظہ نہایت قوی تھا۔ چنانچہ اسّی راتوں میں قرآن شریف حفظ کر لیا۔[۱]

امام لیثؒ[۲] (آپ کے شاگرد) کہتے ہیں کہ امام زہریؒ فرماتے تھے کہ میں نے علم کی ایسی کوئی بات اپنے دل میں ودیعت نہیں کی جسے میں پھر بھول گیا ہوں۔[۳]

خلیفہ ہشام بن عبد الملکؒ[۴] نے آپ سے کہا کہ اپنی بعض مرویات میرے بیٹے کو املا کرا دیں۔ آپ نے چار سو (۴۰۰) حدیثیں اپنے حافظہ سے املا کرائیں۔ قریباً ایک ماہ کے بعد خلیفہ نے آپ سے کہا کہ وہ تحریر کہیں گم ہو گئی ہے تو آپ نے دوبارہ لکھوا دیں۔ جب پہلی تحریر سے مقابلہ کیا گیا تو ایک حرف کا بھی فرق نہ نکلا۔[۵] (باقی)

---

[۱] کیونکہ نزول قرآن کا وقت تھا اور الفاظ قرآن اور شرح قرآن (حدیث) ہر دو ایک ہی پاک زبان یعنی آنحضرت صلعم کی زبان مبارک سے صادر ہوتے تھے اسلئے اندیشہ تھا کہ قرآن وحدیث میں اختلاط نہ ہو جائے۔ اسلئے آپ نے ابتدا میں کتابت قرآن کے ساتھ کتابت احادیث سے منع کر دیا اور فرما دیا کہ روایۃً بیان کیا کرو۔ جیسا کہ سابقاً مفصل گذر چکا ۱۲ منہ

[۱] و [۳] و [۵] تذکرۃ الحفاظ جلد اول صفحہ ۹۷ ۱۲ منہ

[۲] امام لیثؒ کا مقبرہ مصر میں ہے۔ خاکسار سفر مصر میں وہاں دعا کیلئے گیا تھا۔ رحمہ اللہ ۱۲ منہ

[۴] خلیفہ ہشام کا زمانہ ۱۰۵ھ سے ۱۲۵ھ تک رہا ۱۲

AsliAhleSunnet.com

مسافر حجاز کا مکتوب

نمبر ۸

ثناء اللہ بود ورد زبانم

مکہ اور مکہ کی آبادی پر نظر

مکہ چونکہ ایک مرکز اسلام اس لئے اس کی آبادی جتنی چاہئے تھی اتنی نہیں بظاہر تو بہت پھیلا ہوا ہے عمارات بہت بلند عالیشان ہیں مگر اکثر ان میں کی صرف ایام حج میں بغرض حصول کرایہ بنائی گئی ہیں۔ اصل رہائشی آبادی بہت کم ہے جس کی وجہ ایک اور صرف ایک ہے۔ وہ ترکی حکومت کا طریق عمل۔

ترکوں کی نیت کا ہم ذکر نہ کرینگے اللہ اعلم بنیاتہم۔ ہاں واقعات کا اظہار یوں ہے کہ حکومت ترکیہ حرمین شریفین کی خدمت میں لاکھوں نہیں کروڑوں پونڈ خرچ کرتی رہی۔ یہاں اشراف کی ایک جماعت ہے جن میں سے بڑا آدمی سابق شریف مکہ تھا۔ اُن کے وظائف مقرر تھے۔ اماموں موذنوں وغیرہ کے وظائف معین تھے۔ کعبہ کا دروازہ کھلنے وقت ایک بہت بڑی سیڑھی لگائی جاتی تھی جو اب بھی پڑی ہے۔ غالباً نواب کلب علی خان مرحوم والی ریاست رامپور کی بنوائی ہوئی ہے اُسکو لگانے پر چالیس اشخاص کے وظائف مقرر تھے کبوتروں کے دانہ کے لئے ہزاروں روپئے مقرر تھے اسی طرح اور بہت سے اخراجات تھے جو ترکی حکومت ادا کرتی تھی۔ اس عیش پسندی میں لوگوں کو نہ کوئی ہنر سیکھنے کی فکر ہوئی نہ حکومت نے ان کو توجہ دلائی یہ سمجھتے رہے کہ ہمارے وظائف جو ترکی حکومت کے ہاں مقرر ہیں بس تاابد جاری رہینگے۔ جو ہم کو اور ہماری اولاد کو کافی ہونگے۔ ترک گئے تو یہ اخراجات بھی بند ہوئے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ جسکو دیکھو ہاتھ پھیلائے ہوئے منہ کھولے ہوئے نظر آتا ہے۔ ترک اپنی حکومت کے زمانہ میں اگر چاہتے تو حجاز کو بہت کچھ آباد کر سکتے تھے۔ اس میں زراعت اگرچہ کم ہے لیکن صنعتی مدارس اور صنعتی کارخانے بنوا سکتے تھے

آج مکہ شریف میں یہ حالت ہے کہ سخت تپش میں قدرت ہی اپنی فیاضی سے پانی ٹھنڈا کرنیوالی ہوا بھیج دے تو ٹھنڈا پانی ملجاتا ہے ورنہ نہیں۔ نہ برف کی کوئی مشین ہے نہ سوڈا واٹر وغیرہ کی۔ ہاں سگرٹ اور شراب خوری مخفی کی وارداتیں تو اب بھی پکڑی جاتی ہیں جن پر سر عام ان کو سزائیں ملتی ہیں۔ مکہ کی زمین بیشک غیر ذات الزرع (ناقابل پیداوار) ہے جس میں ریگ اور پتھر کے اجزا ملے ہوئے ہیں۔ لیکن اہل فن کہتے ہیں کہ پانی کا انتظام ہو سکے تو زمین قابلِ زراعت ہو سکتی ہے۔

قلت پانی کی یہ کیفیت ہے کہ سمجھدار لوگ جو مکان بنواتے ہیں اُسکی چھت کو چونہ گچ بناتے ہیں مکان کے نیچے بڑے بڑے تالاب بنواتے ہیں تاکہ مکان کی چھت کا بارشی پانی اُن تالابوں میں اتر کر جمع رہے اور وقت پر کام آئے۔ اللہ اکبر! بلد اللہ الحرام میں پانی کی اتنی کمی۔

میری رائے میں مکہ شریف سیراب کرنے کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) نہر زبیدہ کو خوب صاف کیا جائے۔ یہ نہر خلیفہ ہارون رشید عباسی کی بیوی خاتون زبیدہ نے بنوائی تھی جس کی تاریخ میں لکھا ہے کہ جب یہ بن گئی تو ذمہ دار افسر حساب کے کاغذات لے کر خاتون موصوفہ کے پاس پہنچے اُس نے کاغذات لے کر دریا میں پھینکدئے کہا میں خدا کے ساتھ حساب کرنا نہیں چاہتی صرف انتظام سے کہتی ہوں کہ جس کا دینا ہے اُسے تو دیدو اور جس سے لینا ہے اُسے معاف کردو۔

سچ تو یہ ہے کہ اس نہر پر نہ صرف اہل مکہ کی زندگانی کا دار مدار بلکہ دنیائے اسلام کے حاجیوں کی زندگی بھی اسی پر موقوف ہے۔ جزاھا اللہ۔

اس نہر کا منبع کہاں سے ہے؟ اس کا ٹھیک پتہ ابھی تک نہیں معلوم ہوا۔ یہ نہر اوپر کی سطح سے بند ہے۔ شہر مکہ میں جگہ جگہ نہر کا منہ کھلا ہے جس سے سقے پانی کھینچتے ہیں۔

اس نہر کے مسدود ہونے یا قلیل الماء ہوجانے کے کئی ایک اسباب ہیں۔ منجملہ ایک قدرتی ہے کہ جب کبھی بارش کا سیلاب آتا ہے اور شہر سے باہر اس نہر پر سے گذرتا ہے تو جہاں جہاں سے نہر کھلی ہوتی ہے وہاں ریگ وغیرہ مضر اشیاء سے نہر کو پاٹ دیتا ہے۔ اسلئے نہر کی مرمت کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے۔

واقف کاروں کا بیان ہے کہ اس نہر کو ہمہ تن کوشش سے صاف کیا جائے اور اس کے مبدا تک منبع کو صاف کر کے محفوظ رکھا جائے تو یہ نہر زراعت اراضی میں بھی بہت کام دے سکتی ہے۔

دوسری صورت میرے نزدیک یہ ہے کہ جدہ کے بندرگاہ پر سمندری پانی کو صاف کرنے کی مشینیں لگائی جائیں۔ اُس پانی سے جو کھار الگ ہو اُس کا نمک بنایا جائے۔ اور پانی بذریعہ پمپوں کے زراعت میں پہنچایا جائے مگر یہ میری رائے بغیر تصدیق اہل صنعت کے کوئی چیز نہیں۔ جلالۃ الملک عبد العزیز ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ کے مقالات اور خیالات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو حجاز کی آبادی کا بہت خیال ہے۔ خدا اُن کے ارادوں میں برکت کرے۔

(باقی دارد)

(ابو الوفاء ثناء اللہ)

ثبوت قربانی گاؤ

انسان کو گوشت خور ثابت کرتے ہوئے یہ دکھلایا گیا ہے کہ گوشت خوری انسان کو باحیا، خلیق اور نیک بناتی ہے۔ اور گوشت نہ کھانے سے بے شرمی۔ بدعہدی اور بے مروتی پیدا ہوتی ہے۔ رسالہ دو حصوں میں چھپا ہے قیمت فی حصہ ۲ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

نبراس حقیقت - زہد و سنت کی تائید و بدعت کی تردید - قیمت ۵/ (مجلد)

AsliAhleSunnet.com

کتاب سیر الصحابہ اور کتب احادیث

نمبر ۳

مصنف سیر کی دوسری جرح

(سلسلہ کیلئے دیکھو اہلحدیث ۱۱ جون ۱۹۳۶ء)

قولہ:- "قرآن مجید میں ہے الذین یتبعون النبی الامی - جو لوگ نبی امی کا اتباع کرتے ہیں۔ (ص۳)

لیکن بخاری باب عمرۃ القضاء میں جو حدیث منقول ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے خود رسول اللہ کا لفظ مٹا کر ابن عبداللہ لکھ دیا۔" (ص۳)

اقول:- صحیح بخاری کی مذکورہ روایت میں نہ لفظ رسول اللہ کے مٹانے کا ذکر ہے نہ ابن عبداللہ لکھ دینے کا۔ وہاں تو صرف اتنا ہی ہے فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکتاب ولیس یحسن یکتب فکتب ھذا ما قاضی۔ اگر اس روایت سے آپ کا لکھنا ثابت ہوگا تو ھذا ما قاضی" نہ کہ ابن عبداللہ؟

جناب من! اس عبارت کا جو مطلب آپ نے سمجھا ہے وہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ جب رسول اللہ و ابن عبداللہ لکھنے پر جھگڑا ہوا۔ تو آپ نے حضرت علیؓ سے وہ کتاب تو لے لی۔ حالانکہ آپ لکھنا نہیں جانتے تھے۔ دریافت کر کے رسول اللہ کا لفظ مٹا دیا پھر وہ صلحنامہ لکھا گیا۔

اور اگر آپ ہی کا مطلب فرض کر لیا جائے تو بھی کوئی قباحت نہیں۔ کیونکہ صرف ایک لفظ ابن عبداللہ لکھ دینے سے امیت کی نفی نہیں ہو سکتی۔ علاوہ بریں اس صفت امیت آپ کی قوم بھی شامل ہے۔

ملاحظہ فرمادیں۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم الآیۃ - پس جب حضرت علیؓ کا پورا صلحنامہ لکھنے پر بھی قرآن کے معارض نہ ہوا تو آپ کے ایک لفظ لکھ دینے سے کیوں معارض ہو جائیگا؟ آج بھی صفحہ ہستی پر ایسے بہت لوگ ہیں جو سوائے اپنے نام کے اور کچھ لکھنا نہیں جانتے تو کیا آپ انکو لکھے پڑھے لوگوں میں شمار کریں گے یا ان پڑھوں میں؟

قولہ:- "یہ حدیث سند کے لحاظ سے بھی قوی نہیں ہے اسکے ایک راوی عبیداللہ بن موسےٰ ہیں جو شیعہ تھے۔ گڑبڑ کرتے تھے اور منکر حدیثیں بیان کرتے تھے امام احمد نے اسی بنا پر اُن کو ترک کر دیا تھا۔" (ص۳)

اقول:- یہ حدیث چار طریقوں سے صحیح بخاری میں مروی ہے۔ جس میں سے تین طرق کو تو آپ نے صحیح و ثقات سے مروی ہونا تسلیم کیا ہے۔ پس جب تین طرق کی صحت ہوگئی تو پھر ایک طریق کی صحت میں کیا شک رہا۔ لفظوں میں اختلاف ہونا کچھ مضر نہیں مطلب سب کا ایک ہی ہے۔ اور عبیداللہ بن موسےٰ ثقہ راویوں میں سے ہیں۔ علامہ ذہبی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں۔

عبید اللہ بن موسی العبسی الکوفی شیخ البخاری ثقۃ فی نفسہ وثقہ ابوحاتم و ابن معین۔ وقال احمد بن عبد اللہ العجلی کان عالما بالقرآن واسانیہ ما رأیتہ رافعا راسہ وما رؤی ضاحکا۔

"یعنی عبیداللہ بن موسےٰ عبسی کوفی جو امام بخاری کے شیخ ہیں فی نفسہ ثقہ ہیں ابوحاتم و ابن معین نے بھی اُن کی توثیق کی ہے۔ احمد بن عبداللہ عجلی نے کہا کہ وہ عالم بالقرآن تھے میں نے اُن کو کبھی سربلند کئے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ کبھی وہ ہنستے ہوئے دیکھے گئے۔"

پھر علامہ ذہبی آخر میں لکھتے ہیں

وکان ذا زھد وعبادۃ واتقان۔

"یعنی وہ زہد و عبادت و اتقان والے تھے۔"

رہا اُن کا شیعہ ہونا سو یہ ثقاہت کے منافی نہیں ہے۔ کتب احادیث میں بہت ایسے رواۃ ہیں جو شیعہ تھے یا شیعیت کا الزام اُن پر لگایا گیا اور محدثین نے اُن سے روایت کرنے میں کچھ باک نہیں دیکھا۔ اُس زمانہ میں صرف اظہار محبت اہلبیت سے بھی لوگ شیعہ کہے جاتے تھے۔ دیکھئے امام شافعیؒ پر لوگوں نے شیعیت کا الزام لگایا جسپر امام ممدوح نے کہا

ان کان رفضا حب آل محمد
فلیشھد الثقلان انی رافضی

"یعنی آل محمدؐ سے محبت کرنا ہی رفض ہے تو اے گروہ جنوں و انسانوں کے گواہ رہو کہ میں رافضی ہوں۔"

اور صاحب سُنن نسائی کی بھی اسی میں شہادت ہوئی۔ یعنی جب امام نسائیؒ نے حضرت علیؓ کی فضیلت میں کتاب الخصائص لکھی اور اُس کو دمشق کی جامع مسجد میں لوگوں کو سنانے لگے تو ایک شخص بولا تم نے امیرالمؤمنین معاویہ کی فضیلت میں بھی کچھ لکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ معاویہ کو یہی کافی ہے کہ وہ نجات پا جاویں۔ یہ سنکر لوگوں نے کہا یہ شیعہ ہے اسکو مارو۔ آخر لوگوں نے اسقدر مارا کہ بروایت بعض وہیں شہید ہوگئے۔ اور بروایت بعض بیہوش ہوگئے۔ خادم وہاں سے اٹھا کر لے بھاگے۔

جبکہ امام المحدثین ان سے روایت کرنا جائز رکھتے ہیں تو پھر امام احمد کا ان کو ترک کر دینا کچھ مضر نہیں۔ اس کے بعد حدیث القرطاس کے متعلق مصنف صاحب نے یہ خامہ فرسائی کی ہے۔

قولہ:- "اس حدیث کا ایک طریقہ بھی صحت کے ساتھ ثابت نہیں ایک سند میں ابن عیینہ ہیں جو شیعہ تھے۔ دوسری میں عبدالرزاق ہیں وہ بھی شیعہ تھے۔ تیسری میں قبیصہ بن عقبہ سوائی ابن عیینہ سے ناقل ہیں جنکی روایت ثابت نہیں۔ وہ سفیان ثوری کے شاگرد تھے ابن عیینہ کے نہ تھے اسلئے یہ کاتب یا راوی کی غلطی ہے۔ بخاری کے بعض نسخوں میں قبیصہ کے بجائے قتیبہ لکھا ہے وہ صحیح ہے۔ لیکن اکثر نسخوں میں قبیصہ ہی کا نام آیا ہے۔ چوتھی سند میں امام زہری کے راوی یونس بن یزید ہیں جنکا حافظہ خراب ہوگیا تھا۔ امام فرماتے ہیں کہ زہری سے انہوں نے بہت سی منکر روایتیں کی ہیں۔ امام موصوف کا یہ بھی قول ہے کہ وہ روایت میں غلطیاں کرتے تھے۔ آخری راوی یحییٰ بن سلیمان ہیں جو ثقہ نہ تھے اور منکر حدیثیں بیان کرتے تھے۔"

AsliAhleSunnet.com

چونکہ حدیث القرطاس میں "اکتب لکھ کر لکھنا" ہے اسلئے مصنف کو یہ خامہ فرسائی کرنی پڑی ہے۔ لیکن میں جناب مصنف صاحب کو اطمینان دلاتا ہوں کہ تسلی خاطر رکھیں اس روایت سے یہ کسی نے دلیل نہیں پکڑی ہے کہ آپ لکھنا جانتے تھے۔ اس حدیث کو امام المحدثین اپنی صحیح میں چھ مقاموں میں پانچ سندوں سے لائے ہیں۔ جن میں اولاً آپ نے ابن عینیہ پر ہاتھ صاف کیا اسلئے پہلے میں آپ ہی کی تصنیف سے دکھلاتا ہوں چنانچہ آپ صفحہ ۷۴ میں لکھتے ہیں:-

"مالک اور سفیان (ابن عینیہ) ہم رتبہ ہیں فقہا میں قرآن اور سُنن کا جاننے والا اُن سے زیادہ کوئی نہیں وہ اہل حجاز کی حدیثوں کی سب سے بڑے عالم ہیں۔ عمرو بن دینار کی حدیثیں صحیح طریقہ سے اُنہی سے منقول ہیں۔ ان کمالات کے ساتھ اُن میں دو عیب بھی تھے (۱) وہ تدلیس کرتے تھے۔ (۲) مزاج میں کسی قدر شیعیت تھی جو کوفہ کی سکونت کا اثر تھا" (کیا امام ابو حنیفہ بھی شیعہ تھے؟ منہ)

ابن عینیہ کی شیعیت تو کہیں مذکور نہیں۔ البتہ تدلیس کرتے تھے لیکن ثقات سے چنانچہ تقریب التہذیب میں ہے

ثقة حافظ امام حجة الا انه تغیر حفظه باخرہ

"یعنی سفیان بن عینیہ ثقہ حافظ فقیہ امام حجت ہیں۔ آخر عمر میں قوت حافظہ میں تغیر ہو گیا تھا"

میزان الاعتدال میں ہے۔

احد الثقات الاعلام اجمعت الامة علی الاحتجاج به وکان یدلس لکن المعهود منه انه لا یدلس الا عن ثقة وکان قوی الحفظ۔

یعنی وہ ثقہ ہیں امت نے اُنکی روایت سے حجت پکڑنے پر اجماع کیا ہے وہ تدلیس بھی کرتے تھے مگر ثقات سے تھے اور قوی الحافظ تھے"

اکمال لصاحب المشکوۃ میں ہے۔

کان اماما عالما ثبتا حجة زاهدا ورعا مجمعا علی صحة حدیثه

"یعنی وہ امام عالم حجت زہد و ورع والے تھے اُنکی حدیث کی صحت پر اتفاق کیا گیا ہے"

جناب مصنف صاحب! یہ ہے ابن عینیہ کی متعلق کتب رجال میں تذکرہ۔ اور آپ ان کو شیعہ کہکر مجروح اور راست میں بے اعتبار بنانے کی کوشش میں ہیں ؎

بجائے بزرگاں دلیری مکن
چو سر بجہانت نیست شیری مکن

دوسری سند میں عبد الرزاق پر آپ نے حملہ کیا ہے اور شیعہ کہکر مجروح بنایا ہے۔ یہ میں پہلے کہہ چکا ہوں شیعیت روایت کیلئے کچھ مضر نہیں۔ اور جس بنا پر ان راویوں کو شیعہ کہا گیا ہے وہ شیعیت محمود ہے میزان الاعتدال میں ان کا تذکرہ کئی صفحوں میں ہے جو بخوف طوالت یہاں نقل نہیں کیا جاتا۔ عبد الرزاق کا اپنا قول اُسی میں مذکور ہے۔ "الرافضی کافر" یعنی رافضی کافر ہے۔ تقریب میں ہے۔

ثقة حافظ مصنف شهیر عمی فی اخر عمره وکان یتشیع۔

"یعنی عبد الرزاق بن ہمام ثقہ حافظ اور مصنف ہیں اور بہت مشہور ہیں آخر عمر میں اندھے ہو گئے تھے۔ اور تشیع بھی کرتے تھے"

تیسری سند میں قبیصہ بن عقبہ سوائی پر مصنف نے جرح کی ہے۔ لیکن مروجہ صحیح بخاری میں حدیث مذکور کی سند میں اس نام کا کوئی راوی نہیں ہے۔ البتہ قتیبہ ہے جسکو آپ نے بھی صحیح مانا ہے۔

یونس اور یحیےٰ بن سلیمان دونوں ایک ہی سند میں ہیں۔ یہ دونوں بھی ثقہ ہیں گو بعضوں نے ان پر کچھ جرح کی ہے۔ یونس کے متعلق میزان میں ہے

ثقة حجة شذ ابن سعد فی قوله لیس بحجة

"یعنی وہ ثقہ اور حجت ہے صرف ابن سعد کا قول ہے کہ وہ حجت نہیں ہے۔

اور یحییٰ بن سلیمان کے متعلق میزان ہی میں ہے۔

روی عنه البخاری وجماعة ووثقه بعض الحفاظ۔

"یعنی امام بخاری اور ایک جماعت نے اُن سے روایت کی ہے اور بعض حفاظ حدیث نے اسکی توثیق کی ہے

پس حدیث القرطاس سند کے لحاظ سے صحیح ہے اور یہ دونوں حدیثیں جن پر مصنف نے جرح کی ہیں قرآن کے معارض نہیں ہیں۔ حدیث القرطاس میں "اکتب لکھ کر لکھنا" کا جملہ ویسا ہی ہے جیسا کہ آجکل بھی ایسے لوگ جو لکھنا نہیں جانتے لیکن جب وہ کسی کو کوئی وثیقہ یا دستاویز لکھوا دینا چاہتے ہیں تو یہی کہتے ہیں "چلو میں لکھ دوں" یا "میں نے فلاں کو وثیقہ لکھدیا" حالانکہ وہ دوسرے سے لکھوا دیتے ہیں[ف] (باقی آئندہ)

(ابو النعیم عبد الرحیم از کمریانواں ڈاکخانہ منجور ضلع گیا)

قادیانی مشن

مرزا صاحب کا پاؤں دو کشتیوں میں

"انسان دو کشتیوں میں کبھی پاؤں نہیں رکھ سکتا"
(منظور الٰہی ص۳۲۹)

واضح کہ اس جماعت احمدیہ کے دو گروہ ہیں ایک وہ جو جناب مرزا محمود احمد صاحب کے ہمخیال اور پیرو ہیں اور جن کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی حقیقی نبی ہیں اور اُن کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے دوسرا فریق جناب مولوی محمد علی صاحب لاہوری کا ہمخیال ہے جن کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا صاحب حقیقی نبی نہیں۔ محدث اور غیر نبی ہیں اور ان کا منکر دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا (رسالہ "قول فیصل" ص۱) جہاں تک میں نے لاہوری احمدیوں اور قادیانی احمدیوں کی تحریریں پڑھی ہیں میں کہہ سکتا ہوں کہ خود جناب مرزا صاحب ہی اس اختلاف (نبوت مرزا) کے بانی ہیں۔ مرزا صاحب کی کتابوں میں دعوئے نبوت سے انکار۔ محدثیت کا اقرار۔ دعوئے رسالت پر اصرار۔ بلکہ نبوت

ف جو کام کسی کے حکم یا اجازت سے کیا جائے وہ حکم دینے والے یا اجازت دینے والے کی طرف منسوب ہو سکتا ہے۔ اسے اسناد مجازی کہتے ہیں۔ اس کی مثالیں قرآن مجید میں بکثرت ہیں۔ مثلاً فاذا قرأناه فاتبع قرانه (القیمۃ پ۲۹) اور فنفخنا فیه من روحنا (تحریم پ۲۸) افسوس ہے کہ کم ظرف لوگ کلام عرب اسلوب اور قواعد بلاغت و فصاحت کو نظر انداز کرتے ہوئے خدا و رسول کے کلام کو اپنے نارسا دماغ کے تابع کرنا چاہتے ہیں۔ هداهم الله انی یؤفکون۔ ۱۲ میر سیالکوٹی

میزان الحقیقت ۔ شرک و بدعت کی تردید ۔ کتاب و سنت کی تائید ۔ قیمت ۵ / ...

AsliAhleSunnet.com

غیر تشریعی و تشریعی ہر دو کا اقرار بھی موجود ہے۔ غرضیکہ جناب مرزا صاحب نے خود ہی دو کشتیوں میں پاؤں رکھا ہے۔ ذیل میں ایک نقشہ کے ذریعہ لاہوری احمدیوں اور قادیانی احمدیوں کے عقائد مرزا صاحب کی تحریروں کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں۔

لاہوری احمدی

(۱) الف۔ ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۲۳ پر ہے۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئیگا۔ (ازالہ اوہام حصہ ۲ ص ۶۱۴)

ب۔ "خدا وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائیگا۔" (ازالہ اوہام ص ۵۸۶)

(۲) رسالہ "البلاغ" کے صفحہ ۳۔ اخبار بدر مورخہ ۱۷۔اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۰۳۔ اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۲۳ء ص ۵۔ پیغام صلح مورخہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۴۰ھ ص ۱۴۔ پیغام صلح مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۲۵ء ص ۵۔ پیغام صلح مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۲۵ء کے ص ۳ پر ہے۔

"حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی جائز نہیں دوسری جائز ہے۔ مگر میرا اپنا مذہب یہ ہے کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے۔" (الحکم مورخہ ۱۰۔اپریل ۱۹۰۳ء)

(۳) ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۳۱ پر ہے۔

"اور امام مجدد سرہندی شیخ احمد رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک مکتوب میں جس میں بعض نصیحتیں اپنے مرید محمد صدیق کی طرف لکھی ہیں فرمایا۔ جان لے اے صدیق کہ اللہ تعالےٰ کا کلام بشر کے ساتھ کبھی بہت قرب سے ہوتا ہے اور یہ افراد انبیا میں سے ہوتے ہیں۔ اور بعض وقت ان کے پیرؤں میں سے کملوں کے ساتھ ہوتا ہے اور جب اس قسم کا کلام اُن میں سے ایک کے ساتھ کثرت سے ہو تو اس کا نام محدث رکھا جاتا ہے۔" (تحفہ بغداد حاشیہ ص ۲۱)

(۴) ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام کے ص ۱۴۷ پر ہے۔

"پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کیلئے خدائے تعالےٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنا فی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور امتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان میں پائے گئے ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا بلکہ ان کی محویت کے آئینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود منعکس ہوگیا۔ اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہوا۔ پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا کیونکہ ایسی صورت کی نبوت، نبوت محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایۂ جدید میں جلوہ گر ہوئی۔" (الوصیت ص ۱۱)

قادیانی احمدی

(۱) رسالہ قول فیصل کے ص ۱۲ اور کتاب حق الیقین کے ص ۱ کے حاشیہ پر ہے۔

"علماء کو ختم نبوت کا مفہوم سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے قرآن کریم میں خاتم النبیین جو آیا ہے اور جس پر الف لام بھی پڑے ہیں۔ اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ شریعت لانے والی نبوت سب ختم ہو چکی ہے پس اب اگر نئی شریعت کا مدعی ہو وہ کافر ہے۔"

(الحکم ۷ فروری ۱۹۰۳ء ص ۱۴)

(۲) جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے رسالہ "تجلیات الٰہیہ" کے ص ۲۵ پر یوں لکھتے ہیں۔

"اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اس بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔"

(۳) کتاب "حقیقۃ النبوۃ" حصہ اول (مطبوعہ ۱۹۱۵ء مطبع ضیاء الاسلام قادیان) کے صفحہ ۹۹ و ۱۰۰ پر ہے۔

"مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبۂ الٰہیہ سے مخصوص ہیں۔ اور قیامت تک مخصوص رہینگے۔ لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جاوے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۰)

(۴) حقیقۃ النبوۃ حصہ اول کے صفحہ ۲۳۳ و ۲۳۴ پر ہے۔

"غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جسقدر مجھ سے پہلے اولیا اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔" (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

ــــــــــ

ؔ اس پر مفصل بحث اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۲۶ء کے ص ۱۲ پر کی گئی ہے ۱۲ منہ

AsliAhleSunnet.com

اخبار الحکم مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۲ء صفحہ ۹ - رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۸)

(۵) الف - ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۱۸ پر ہے -

"سوال - رسالہ فتح اسلام میں نبوت کا دعوے کیا ہے؟

اما الجواب - نبوت کا دعوے نہیں بلکہ محدثیت کا دعوے ہے جو خدائے تعالےٰ کے حکم سے کیا گیا ہے" الخ (ازالہ اوہام صفحہ ۴۲۱)

ب - ضمیمہ النبوت فی الاسلام کے صفحہ ۴۹ پر ہے -

"میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدث اور اللہ کا کلیم ہوں تاکہ دین مصطفےٰ کی تجدید کروں - اور خدا نے مجھے صدی کے سر پر بھیجا" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۸۳)

ج - ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۵۹ پر ہے -

"اے بھائی معلوم رہے میں نے نبوت کا دعوے نہیں کیا اور نہ میں نے انہیں کہا ہے کہ میں نبی ہوں - لیکن ان لوگوں نے جلدی کی اور میرے قول کے سمجھنے میں غلطی کی .... اور یہ مجھے کہاں حق پہنچتا ہے کہ میں ادعاء نبوت کروں اور اسلام سے خارج ہو جاؤں - اور قوم کافرین سے جا کر ملجاؤں" (حمامۃ البشرے صفحہ ۷۹)

(۵) رسالہ "القول الفیصل" کے صفحہ ۲۷ پر ہے -

"حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیشگوئی کا میں ہی ہوں - کیونکہ یہاں صرف احمد کی پیشگوئی ہے - اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احمد اور محمد دونوں تھے - چنانچہ آپ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں -

"اور اس آنیوالے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اسکے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے - کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی - اور احمد اور عیسےٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں - مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں - یعنی جامع جلال و جمال ہیں - لیکن اس آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا" (ازالہ اوہام جلد دوم صفحہ ۶۷۳)

نوٹ :- کتاب ازالہ اوہام ۱۳۰۸ھ یا ۱۸۹۱ء میں لکھی گئی تھی - اس مقام پر جناب مرزا صاحب نے بشارت "اسمہ احمد" کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے جسکے دوسرے معنے یہ ہیں کہ جناب مرزا صاحب ۱۳۰۸ھ میں یعنی کتاب "ازالہ اوہام" میں مدعی رسالت و نبوت تھے - کیونکہ مسیح کے فرمایا تھا و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد -

نتیجہ : یہ نکلا کہ جماعت احمدیہ کی دونوں جماعتوں میں نبوت مرزا کے متعلق جو اختلاف ہے - اس کے بانی خود جناب مرزا صاحب ہی ہیں - اور مرزا صاحب نے خود ہی دو کشتیوں میں پاؤں رکھا ہے - در اصل بات وہی ہے جو جناب مرزا صاحب نے اپنی نسبت لکھی ہے کہ "**حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں رہا**" (دیکھو رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۳ کا حاشیہ) -

(حبیب اللہ کلرک دفتر نہر امرتسر)

لفظ "ہم" سے خدا کی ہستی کا ثبوت

خدائے قادر ذوالجلال والاکرام فرماتا ہے - ام خلقوا من غیر شیئ ام ہم الخلقون - (کیا وہ آپ ہی آپ (بغیر کسی بنانے والے کے) بنگئے ہیں - یا انہوں نے خود اپنے تئیں بنا لیا ہے؟)

یہ اللہ تعالےٰ نے ایک عمدہ دلیل اثبات الوہیت کے لئے بیان فرمائی - اس کا حاصل یہ ہے کہ دنیا کی جتنی چیزیں ہیں سب مخلوق اور حادث ہیں - اور مخلوق کے لئے ایک خالق ضرور ہے -

اب خالق دو حالت سے خالی نہیں - یا تو ان چیزوں کا عین ہوگا - یعنی خود یہ چیزیں اپنے آپ خلق ہونگی - یا کوئی غیر ان کا خالق ہوگا - یہ تو باطل ہے کہ ایک ہی چیز اپنی آپ خالق بھی ہو مخلوق بھی ہو - تو یہی ٹھیرا کہ خالق کوئی اور ہے - اور سب چیزیں اُس کی مخلوق ہیں - وہی خالق خدا ہے - چنانچہ انسان جب اپنے لئے "ہم" کا لفظ استعمال کرتا ہے تو معا یہ خیال دل میں پیدا ہوتا ہے کہ یہ "ہم" کہاں سے آگیا - اور اس "ہم" کی کیا حقیقت ہے - جبکہ تم خیال کرو کہ تمہاری پیدائش سے پہلے تمہارا وجود ناپید تھا - اور اس ارض خاکی پر تمہاری ذات کا کچھ بھی نقش و نشان نہ تھا تو پھر اس نیستی سے ہستی کی طرف اور عدم سے وجود کی جانب تمہیں کون سی ذات لائی - اور کیونکر تم اپنے لئے "ہم" کا لفظ استعمال کرنے کے مجاز ہوئے؟ اور اس "ہم" نے تمہیں کیونکر پہچنوایا اور کیونکر تمہیں اپنی "ہمیت" پر یقین آیا؟

پس لازمی اور یقینی طور پر تمہیں ماننا پڑیگا کہ کوئی قوت اور کوئی ذات ایسی زبردست ہے جو تمہیں عدم سے وجود میں لائی اور نیستی سے ہستی کا جامہ پہنایا - یہی ذات اور قوت "ذات بحت" ہے جسکو خدا کہتے ہیں ؎

قلم شکستم و مضمون مختصر کردم
کہ نیست طرز ادب گفتگوئے طولانی

(رقیمہ نیاز رشدہ النصاریہ - گلزار باغ پٹنہ)

AsliAhleSunnet.com

ملکی مطلع

حجاز کے صحیح اور سچے واقعات

آج ٹرنرموریسن کمپنی کا جہاز "شجاع" چودہ سو چودہ [۱۴۱۴] حاجیوں کو لیکر پونے گیارہ بجے صبح ایف شیڈ میں آیا۔ تفصیل حجاج حسب ذیل ہے:-

مرد ۱۲۶۵ عورتیں ۱۳۹ لڑکے ۳ لڑکیاں ۶ - بچہ ایک - میزان کل ۱۴۱۴ -

گودی پر خلافت کمیٹی کی طرف سے مولوی حمید محمد سید محمد ہادی صاحب دہلوی - منشی منصور احمد موجود تھے - حج کمیٹی کے ممبران میں سے صرف سیٹھ بچو علی صاحب تشریف لائے تھے - روٹی اور برف کے پانی سے حجاج کی تواضع انجمن خدام النبی کی طرف سے کی گئی - مسٹر شارپ ڈپٹی کمشنر پولیس بمبئی بھی موجود تھے اور مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب فرنگی محلی مع اپنے سکرٹری مولوی الطاف الرحمن صاحب قدوائی و مولوی عنایت اللہ صاحب فرنگی محلی و حکیم اصفہانی صاحب وغیرہ موجود تھے - نائندہ انگریزی ڈیلی میل "سانحہ وطن" اور مولوی سعید الرحمن صاحب و مولوی عنایت اللہ صاحب برادر خورد مولوی سلامت اللہ صاحب مولوی عبدالرؤف صاحب رئیس قنوج - محمد بشیر صاحب بریلی محلہ شاہ گنج مولوی عبدالعزیز صاحب رئیس امرتسر مولوی عبدالقادر صاحب لاہوری شیخ کفیل الدین صاحب بمبئی سنگھ نے ایک وقت میں سوالات کئے جن کے جوابات انہوں نے یکزبان ہو کر دئے -

سوال :- فاتحہ پڑھنے کی ممانعت ہے ؟

جواب :- ہرگز نہیں - نجدی بھی فاتحہ خوانی کرتے ہیں -

سوال :- نماز پڑھنے میں کسی قسم کی رکاوٹ کیجاتی ہے ؟

جواب :- جی نہیں - جس طریقہ سے ہمیشہ پڑھتے آئے ہیں اسی طرح ہم نے بھی ادا کی -

سوال :- کیا مقام ابراہیم پر جانے سے روکتے ہیں اور کسی قسم کا تشدد کرتے ہیں ؟

جواب :- کوئی ظلم نہیں ہوتا اور نہ جانے سے روکتے ہیں -

سوال :- کیا قبے و قبریں ڈھادی گئیں ؟

جواب :- ہاں قبریں توڑ دیں مگر بالکل مسمار نہیں کیں - بلکہ ایک بالشت کے برابر اونچی رکھی ہیں اس کے اوپر کے تعویز جو لکڑی اور مٹی کے بنے ہوئے تھے وہ نکال ڈالے -

سوال :- انکا عقیدہ کیا ہے ؟

جواب :- حنبلی امام صاحب کے پیرو ہیں -

سوال :- انتظام کیسا ہے ؟

جواب :- بہت عمدہ - کسی قسم کی تکلیف نہیں -

سوال :- مدینہ منورہ جانے دیتے ہیں ؟ یا نہیں ؟ اور وہاں حضور سرور عالم کے مزار مبارک کی جالی کو برابر جانے دیتے ہیں اور دعا وغیرہ مانگنے دیتے ہیں یا نہیں ؟

جواب :- جی ہاں برابر جانے کی اجازت ہے اور جالی تھام کر دعا سلام پڑھنے کی اجازت ہے اور نجدی خود بھی ایسا ہی کرتے ہیں -

سوال :- حضور سرور عالم کے مزار مبارک کی بابت کیا خیال ہے ؟

جواب :- وہ کہتے ہیں کہ جس نے اس پر قبہ بنایا اس نے نہائیت ہی بے ادبی کی ہے کیونکہ اس کی تعمیر کے وقت مزدور وغیرہ اوپر گئے ہونگے اور جو ایسے خدانخواستہ ڈھانے کا ارادہ بھی کرے وہ ازلی جہنمی ہے ہم لوگوں سے ایسی بے ادبی نہیں ہو سکتی - ہم حکومت کرنے نہیں آئے ہیں بلکہ کتاب اللہ اور سنت رسول کے اجرا کرنے اور خدمت حرمین کرنے کو آئے ہیں -

سوال :- اونٹ کا کرایہ مدینہ منورہ تک کیا تھا

جواب :- آنے جانے کا آٹھ گنی کرایہ ہے -

سوال :- مدینہ منورہ میں کسی نے ظلم تو نہیں کیا ؟

جواب :- جی نہیں -

سوال :- اشیاء خوردنی گراں تھیں یا ارزاں ؟

جواب :- ہر ایک چیز با فراط اور سستی تھی -

سوال :- چاروں مصلے قائم ہیں یا نہیں ؟

جواب :- چاروں قائم ہیں اور کسی کو کسی قسم کی روک ٹوک نہیں - مگر حسب سابق چاروں مصلوں کے امام پانچوں وقت نماز نہیں پڑھاتے - (خلافت)

مصری محمل کا حادثہ فاجعہ

منیٰ میں مصری فوجوں کی گولہ باری سے ۲۵ نجدی مردوں عورتوں اور بچوں کے شہید ہونے کی جو خبر آئی تھی "ام القریٰ" مکہ نے اس کی مکمل کیفیت شائع کی ہے جس سے مصری کمانڈر کی جلد بازی اور سلطان ابن سعود کے تدبر و شجاعت کا خاص طور پر اظہار ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصری محمل کے ساتھ نفیری بجا رہے تھے - نجدیوں نے جو کہ تسبیح و تہلیل میں مصروف تھے انہیں روکا اور کہا کہ اس عبادت کی جگہ پر نفیری کی آواز کو کیا تعلق ؟ بس اس سے تکرار بڑھی اور مصری کمانڈر نے رات کے اندھیرے میں اندھا دھند گولہ باری کرنے کا حکم دیدیا - جس سے حرم محترم کی بے ادبی کے علاوہ ۲۵ معصوم بھی جان بحق ہو گئے -

نجدی باوجودیکہ سخت جنگجو ہیں انہوں نے بغیر اجازت امیر ہاتھ تک ہلانا مناسب نہ سمجھا - اور جب سلطان ابن سعود جلتی گولیوں میں موقعہ واردات پر پہنچے تو انہوں نے آپ سے حکم طلب کیا - جس پر سلطان موصوف نے فرمایا :-

"میں تم سے کہتا ہوں کہ اللہ کو یاد کرو اس نازک موقعہ کو پہچانو - اپنے دین و مذہب کی لاج رکھو - اپنی اسلامی حمیت اور عربی اخلاق کو مت بھولو اور یاد رکھو کہ بیت اللہ کے زائرین ہمارے مہمان ہیں کہیں انکی طرف ایذا کا ہاتھ دراز نہ کر بیٹھنا - میں اس محمل کی سواری کے سامنے کھڑا ہوں پہلے میری اس گردن سے خون کے فوارے چھوٹینگے اور اس کے بعد اس محمل تک کسی کا ہاتھ پہنچ سکیگا"

اس طرح سلطان موصوف نے اپنے تحمل - تدبر اور شجاعت سے نجدیوں کے غیظ و غضب کو ٹھنڈا کر دیا - جو مصری فوج کے کمانڈر کی عدم تحمل اور کوتہ اندیشی سے پیدا ہو گیا تھا اور جسکا نتیجہ اگر سلطان موصوف کا تدبر و تحمل آڑے نہ آتا تو نہائیت ہلاکت آفرین نکلتا -

AsliAhleSunnet.com

ترکی کا تاریک مستقبل

ہم کسی گذشتہ اشاعت میں سمرنا کی اُس سازش کا ذکر کرچکے ہیں جو بقول غازی مصطفےٰ کمال نہ صرف اُن کی جان لینے بلکہ جمہوریت کا تختہ اُلٹنے کے لئے کی گئی تھی۔

لنڈن ٹائمز سے معلوم ہوا ہے کہ جو سازشی گرفتار کئے گئے ہیں۔ اُنمیں ترقی پسند جماعت کے تمام لیڈر اور کارکن شامل ہیں۔ جنمیں جرنیل رافت پاشا۔ جنرل کاظم قرہ بکر پاشا جنرل علی فوری پاشا جیسے ممتاز ترکوں کے نام خاص طور پر نمایاں ہیں۔ یہ وہ زبردست ہستیاں ہیں جنہوں نے ترکی کی آزادی میں مصطفےٰ کمال پاشا کی بہت بڑی مدد کی ہے اور ان کی فوجی قابلیت اور تلوار نے ترکی سلطنت کو اغیار کے حملوں سے بچانے میں غازی موصوف سے کچھ کم کام نہیں کیا جیسا کہ ہر ملک میں ہوا کرتا ہے۔ ان رہنمایان قوم نے گذشتہ سال غازی مصطفےٰ کمال کی پارٹی سے الگ ہوکر اپنی ایک علیحدہ سیاسی پارٹی بنائی تھی۔ جس کا نام ترقی پسند یا ترقی پرور جماعت تھا۔ اس پارٹی کو مصطفےٰ کمال پارٹی (جسکا نام جماعت خلق تھا) کی سیاسی کارروائیوں پر کچھ اعتراض تھے۔ جنمیں سے ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ صدر جمہوریہ کو سیاسی پارٹیوں سے الگ رکھنا چاہئے۔ اور اُنہیں جماعت خلق کی صدارت سے مستعفی ہوجانا چاہئے۔ اور وہ چاہتے تھے کہ آئندہ انتخاب میں مجلس ملیہ میں اُنکی اکثریت ہو۔ لیکن برسر اقتدار پارٹی یا جماعت خلق ہمیشہ اُنکی ترقی کی راہ میں روڑے اٹکاتی رہی۔ اور عجب نہیں کہ برسر اقتدار پارٹی کی سختیوں سے تنگ آکر انہوں نے یہ سازش کی ہو۔ لیکن جیسا کہ تازہ برقی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سازش کے ۱۵ اشخاص کو سزائے موت دی گئی ہے۔ اگر ان پندرہ اشخاص سے مراد ایسی ہی ترکی کی مشہور اور برگزیدہ ہستیاں ہیں تو ہمیں ترکی کا مستقبل سخت تاریک نظر آتا ہے ایسے ایسے قابل فدایان ملک و ملت کو خود اپنے ہاتھوں قتل کرنا کوئی دانشمندانہ فعل نہیں۔ غازی مصطفےٰ کمال پاشا کو چاہئے تھا کہ لطف و کرم سے اُنہیں پھر اپنا بنا لیتے اور اُنہیں ان سے اور اُنکی جماعت سے جو شکایات تھیں اُنہیں دُور کرتے۔ نہ یہ کہ خود اپنے ہاتھوں اپنی زبردست بازوؤں کو کاٹ ڈالتے جنکی طاقت سے وہ اپنے ملک کو بچانے اور دشمنوں کو تباہ کرنے میں کامیاب ہوئے تھے آخر دوسرے ملکوں کی قومی مجلسوں میں بھی تو مخالف پارٹیاں ہوتی ہیں اور وہاں بھی بعض ناجائز کارروائیاں ہوجاتی ہیں۔ اگر غازی موصوف اُنکو سزا ہی دینا چاہتے تھے اور اپنی خود سرانہ کارروائیوں سے باز نہ آنا چاہتے تھے تو اُنہیں قید یا جلا وطن کیا جاسکتا تھا۔

یاد رہے کہ ترکی کو اگر اغیار کے حملوں سے محفوظ رکھنا ہے تو غازی موصوف کو بہت زیادہ ایثار کرنا پڑیگا۔

جہادِ شام

شام کے مجاہدین اپنی مجاہدانہ کارناموں میں مصروف ہیں امیر شکیب ارسلان نے جو اعلان کیا تھا کہ غازی عبدالکریم کے ہتھیار ڈالدینے سے مجاہدین شام کی سرگرمیوں پر کوئی اثر نہیں پڑیگا۔ اسکی تصدیق ہوتی چلی جارہی ہے۔ باوجودیکہ فرانسیسی ہائی کمشنر شام مدت سے یہ اعلان کئے جارہا ہے کہ شام میں سکون ہے لیکن عربی ذرائع سے جو خبریں آرہی ہیں اُن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مجاہدین شام برابر فرانسیسیوں کی فوجوں سے برسر پیکار ہیں۔ چنانچہ گذشتہ ہفتہ جو اطلاعیں موصول ہوئی ہیں وہ درج ذیل ہیں:۔

بیت المقدس ۱۱ جولائی۔ رعشیہ اور بقہ کے درمیان [illegible] کے مقام پر مجاہدین نے فرانسیسی سنگالیوں کی بیشمار افواج پر حملہ کیا۔ اس لڑائی میں فرانسیسی افواج کا بہت سخت نقصان ہوا اور اگر کمک نہ پہنچ جاتی تو جو تھوڑے بہت آدمی زندہ بچ نکلے ہیں وہ بھی مارے جاتے۔ مقتولین میں تین اعلےٰ افسر بھی شامل ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس جنگ میں مجاہدین کو بہت سی اہم دستاویزیں بھی ہاتھ لگی ہیں۔ جن سے فرانسیسی کارروائیوں پر بہت کچھ روشنی پڑتی ہے۔

۱۳ جولائی کی اطلاع مظہر ہے کہ شامیوں نے جبل الشمس پر دوبارہ قبضہ کرلیا ہے۔ فرانسیسی فوجیں جنوبی علاقہ سے بصری کی طرف پسپا ہورہی ہیں۔ کوہ لبنان میں فرانسیسیوں پر چھاپوں کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ جس سے دروزیوں کا یہ مقصد ہے کہ اس حملہ کا علم فرانسیسیوں کو نہ ہونے پائے۔ جو عنقریب حسبیہ اور مرج عیون پر ہونے والا ہے۔ دروزی دمشق۔ بعلبک اور حلب کے محاذ پر حملہ کرنے کے لئے غوطہ کے مقام پر زبردست فوجیں جمع کررہے ہیں۔

جہادِ ریف

فرانس اور ہسپانیہ فتح کی خوشیاں منا رہے ہیں اور ریف کے علاقہ کی تقسیم کیلئے صلاح مشورے ہورہے ہیں۔ غازی عبدالکریم کو افریقہ کے ایک چھوٹے سے جزیرہ "ری یونین" میں جو مڈغاسکر کے قریب واقع ہے نظر بند کرنے کے لئے بھیجا جارہا ہے۔ لیکن قبائل ریف ابھی تک سرگرم عمل ہیں۔ چنانچہ لنڈن ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ عبدالکریم کے ہتھیار ڈالدینے کے بعد ریف کے قبائل نے ایک مجلس مشاورت منعقد کی اور سیدی عبدالسلام ابن الحسن کو اپنا سردار منتخب کیا۔

سٹیٹسمین کلکتہ کو ایک تار موصول ہوا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ مجاہدین ریف نے طرغت کے قبیلہ بنی ورغل پر جو ہسپانیہ کا طرفدار رہا ایک اچانک حملہ کیا۔ مجاہدین نے چالیس "وفاداروں" اور ہسپانیہ کے کئی سپاہیوں کو جو بڑے اطمینان سے سودا خرید رہے تھے قتل کرڈالا"

فرانسیسیوں کی مکاری

یُوں تو یورپ کی تمام قومیں عیاری و مکاری میں ایکدوسری سے بڑھ چڑھکر ہیں لیکن فرانسیسیوں کی مکاری کی ایک عجیب خبر موصول ہوئی ہے۔ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ انگلستان اور امریکہ کا کروڑوں پونڈ کا قرضہ فرانس کے ذمہ ہے لیکن فرانس کی مالی حالت کی ابتری کے باعث وہ اس کی ادائیگی سے معذور ہے۔ دونو قرضخواہ اپنا اپنا قرضہ طلب کررہے ہیں۔ اب انگلستان کے ساتھ تو اس قرضے کی بابت اونے پونے پر تصفیہ ہوگیا ہے بقول ٹائمز لنڈن انگریزوں نے ½۱ کروڑ پونڈ سالانہ کی قسط فرانسیسیوں سے مقرر کرکے اپنے قرضہ کا ۳/۵ فرانس کو معاف کردیا ہے۔ جیسا امریکہ کا اخبار نیو یارک ٹائمز لکھتا ہے:۔

"اس (برطانیہ) نے اچھا کیا کہ تھوڑا سا نقصان برداشت کرلیا اور کچھ اور فوری ادائیگی کا مطالبہ کرکے اپنی بھاری رقم کو ڈوب جانے سے بچالیا۔ لیکن اگر موسیو کیلاس (وزیر مالیہ) کا یہ خیال ہو کہ امریکہ بھی اس معاملہ میں برطانی شرائط کی پیروی کریگا۔ تو انہیں مایوسی سے دوچار ہونا پڑیگا"

جب فرانسیسیوں نے دیکھا کہ امریکہ اپنے قرضہ میں تخفیف کرنے کیلئے تیار نہیں تو انہوں نے اندھوں اور اعضا بریدہ سپاہیوں کا ایک جلوس نکالا۔ وہ جلوس واشنگٹن کے بت پر پہنچا اور اسپر پھول [illegible]

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

بنارسی حجاج کی واپسی الحمدللہ کہ مولوی محمد ابوالقاسم بنارسی اور اُن کے بھائی قاری احمد سعید بنارسی مع دیگر بنارسی رفقاء کے جو حج سے پہلے **مدینہ طیبہ** سے ہو آئے تھے ۱۳ جولائی کو کراچی خیریت سے واپس اُترے۔ اور امید کہ اس پرچہ کے ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچنے تک وہ لوگ اپنے مکانوں پر بمع الخیر پہنچ گئے ہونگے۔

"اہلحدیث" کی طرف سے مولانا صاحب اور اُنکے رفقاء کی بخیریت واپسی پر مبارکباد ہو۔ (منیجر)

شکریہ الہ آباد کے مظلوم و مفلس اہلحدیثوں کیلئے کلکتہ سے جناب عبدالسبحان صاحب نے ۱۰/ اور جناب محمد مقبول صاحب نے ۶/ اور جناب حکیم احمد علی صاحب نے عہ روانہ کیا۔ جزاکم اللہ۔ امید کہ دیگر احباب بھی ہمت سے کام لینگے۔ (ڈاکٹر احمد حسین خان)

اعلان مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور کی خوش قسمتی سے مولوی عبدالواحد صاحب خانپوری صدر مدرس مدرسہ ہذا ہو کر تشریف لے آئے ہیں۔ شائقین علوم عربیہ کو چاہئے کہ وہ آنے سے پیشتر اطلاع دیں۔ طلباء کے طعام و قیام و ضروری کتب درسیہ کا متکفل بھی مدرسہ ہوگا۔

ناظرین مدرسہ ہذا کو مالی امداد دیکر حوصلہ افزائی فرمادیں اور جن لوگوں نے اس میں پیشتر کوشش کرکے مدرسہ کو مالی امداد دی ہے مدرسہ ہذا اُن کا ممنون ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اجر دارین عطا فرمائے۔ (فتح محمد سکرٹری مدرسہ مذکور)

درخواست اخبار میں ایک نہایت ہی مفلس اہلحدیث ہوں اور اخبار اہلحدیث دیکھنے کا مجھے بہت شوق ہے اسلئے گذارش ہے کہ کوئی صاحب بندہ کے نام اخبار اہلحدیث جاری کرا کر اللہ تعالیٰ سے اجر عظیم کا حاصل کرے۔ والسلام (فضل الدین امام مسجد ساکن عثمان شہید ڈاکخانہ دوسوہہ ضلع ہوشیارپور)

یادرفتگان میری بھوپی صاحبہ ایک عرصہ بیماری کی تکلیف اُٹھا کر ۳ جولائی ۱۹۲۶ء کو اس دارفانی سے راہی ملک بقا ہوئیں۔ اناللہ۔ مرحومہ بفضلہ تعالیٰ نہایت دیندار اور صابرہ تھیں۔ (عبدالسلام نبیرہ مولوی حمید اللہ مرحوم سرادی)

ناظرین مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھا۔

تلاش عزیز ولی محمد ولد عبداللہ قوم گاہڑہ سکنہ موضع جنبھی ضلع و ڈاکخانہ سہارنپور چھ ماہ کا عرصہ ہوا ہے گھر سے نکلا ہوا ہے۔ جس بھائی کو اُس کا پتہ ملے وہ بنام عبداللہ اُسکے والد کے جنبھی ڈاکخانہ وضلع سہارنپور خبر دیں۔ (ملک محمد حیات خان پنجابی سوداگر پارچہ متصل مال گودام سہارنپور)

ضرورت معلم مجھکو اپنے بچوں کی تعلیم کے واسطے ایک اہلحدیث معلم کی ضرورت ہے جن کی عمر چالیس اور پچاس سال کے درمیان ہو۔ ایک یا دو بچوں کو تیسری چوتھی جماعت تک اردو اور حساب کی تعلیم دے سکیں اور کلام مجید پڑھا سکیں۔ شریف شخص ہوں۔ میں اُن کو علاوہ کھانا کپڑے کے پانچ روپے ماہوار تنخواہ دونگا۔ زیادہ تر اُن کو کلکتہ میں رہنا ہوگا۔ اور جب کہیں باہر جاؤں تو وہاں بھی ہمراہ رہنا ہوگا۔ بہتر ہوگا کہ وہ ایسے شخص ہوں جو ہمیشہ میرے ہمراہ رہیں اور رخصت کے خواہاں نہ ہوں۔ (نیازمند ایس۔ ایم۔ احمد گوکل لاج سولن (شملہ)

"اے قوم کچھ انجام سوچ"

(از خادم الاسلام مصطفےٰ خان محمدی المتخلص نادم)

علم دیں تحصیل کر اے قوم کچھ انجام سوچ
اُس کی پھر ترویج کر اے قوم کچھ انجام سوچ
تیری ہستی کو مٹانے ساری دنیا اُٹھ چکی
زندہ رہنا ہے اگر اے قوم کچھ انجام سوچ
تیری بربادی کا باعث تیری غفلت ہی تو ہے
تو ہے اب بھی بے خبر اے قوم کچھ انجام سوچ
غیر قوموں نے مٹانے کا تہیہ کر لیا
باندھ اب تو بھی کمر اے قوم کچھ انجام سوچ
تیری لاپروائی نے تجھ کو گرایا منہ کے بل
دیکھکر چل دیکھ کر اے قوم کچھ انجام سوچ
ہو رہا ہے کیا زمانہ میں تجھے معلوم ہے
کچھ تو اس پر غور کر اے قوم کچھ انجام سوچ
کام سب تبلیغ کے تنظیم کے رہ جائیں گے
ہے یہی حالت اگر اے قوم کچھ انجام سوچ
چھوٹی چھوٹی بات پر لڑنا جھگڑنا ہے فضول
سارے قضیے دور کر اے قوم کچھ انجام سوچ
دیکھ اب بھی وقت ہے بیدار ہو ہشیار ہو
تو بھی اب کچھ کام کر اے قوم کچھ انجام سوچ
غیر آگے بڑھ گئے اور تو ہے اب تک محو خواب
دیکھ آنکھیں کھول کر اے قوم کچھ انجام سوچ
کام بنجائینگے سب تو چھوڑ دے بیگانگی
باہمی تنظیم کر اے قوم کچھ انجام سوچ
بیش قیمت وقت کو ضائع نہ کر بے فائدہ
فکر فردا آج کر اے قوم کچھ انجام سوچ
اپنے بچوں کو پڑھا کر عالم و عامل بنا
دیکھ پھر اس کا ثمر اے قوم کچھ انجام سوچ
کھولدے ہر ہر جگہ دینی مدارس کھولدے
اس میں اب سستی نکر اے قوم کچھ انجام سوچ
چھوڑ دے بدعات کو اس میں سعادت ہے تری
تا بکے یہ شور و شر اے قوم کچھ انجام سوچ
اپنے ہر ہر کام میں کر اتباع دین حق
ہے یہ نصرت سربسر اے قوم کچھ انجام سوچ
چھوڑ آتشبازیاں ہے سر بسر اس میں زیاں
کیا نہیں تجھ کو خبر اے قوم کچھ انجام سوچ
کچھ اگر دینا ہی تجھ کو ہے تو راہ حق میں دے
صرف بیجا اب نہ کر اے قوم کچھ انجام سوچ
قرض لینے کی ضرورت ہو تو لے قرض حسن
قرض سودی چھوڑ کر اے قوم کچھ انجام سوچ
چھوڑ غفلت۔ ہوش میں آ۔ لیکے اب نام خدا
کام کر کچھ کام کر اے قوم کچھ انجام سوچ

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

انتظامات حج کے متعلق شکایات کی تردید } اس سال کے حج کی بدانتظامیوں کے متعلق جو تار روزنامہ خلافت میں شائع ہوا اسکی تردید کیلئے سلطان ابن سعود نے اپنے ایجنٹ مقیم بمبئی کو تار دیا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ نجدیوں اور ان مصریوں میں جو محمل شریف کو لے جا رہے تھے معمولی سا جھگڑا ہوا تھا۔ مصری حاجی آزادی کے ساتھ دوسرے حاجیوں سے ملتے جلتے تھے جنکی تعداد ساٹھ ہزار تھی کوئی واقعہ ایسا ظہور پذیر نہیں ہوا جس سے حاجیوں کو ذرہ سی بھی وجہ شکایت ہوتی۔

نہر زبیدہ کے بانی کے متعلق سلطان کا بیان ہے کہ اسے کبھی نہیں روکا گیا اور وہ حسب معمول بہہ رہا ہے۔ اسی طرح یہ الزامات بھی بالکل غلط ہیں کہ اونٹوں کا کرایہ گذشتہ سالوں سے زیادہ ہو گیا تھا۔

کوائف ٹرکی } ترکی حکام کی یہ تجویز ہے کہ غازی مصطفیٰ پاشا کے خلاف سازش کرنے والوں کو پھانسی دینے کیلئے سمرنا کے شہر میں مختلف عام مناظر پر پھانسی کے پھندے لٹکائے جائیں۔ اس تجویز کا مقصد یہ سمجھا جاتا ہے کہ جن لوگوں کو پھانسی دیجائے وہ ایک دوسرے کو اس حالت میں نہ دیکھ سکیں۔

کوائف ریف } مراکشی کانفرنس کے نمائندوں نے فرانسیسی ہسپانی علاقوں کی سرحد کے قطعی تعین کا فیصلہ کر لیا ہے۔ قبائل کا اتحاد قائم رکھنے کے لئے بہت کم تبدیلیاں کیجائینگی خصوصاً بنی زروال کا خیال رکھا جائیگا جس کی تعداد ⅔ حصہ فرانسیسی علاقہ میں ہے۔

۱۲ جولائی کی سہ پہر کو سلطان مراکش تولون سے نہایت شان و شوکت کے ساتھ پیرس آئے۔ خوب جھنڈے لہرائے گئے اور پچاس ہزار پارلیسیانوں کی ایک مجمع نے تالیاں بجا کر خیر مقدم کیا۔ اس سفر کا مقصد یہ ہے کہ فرانس کا اس امر پر شکریہ ادا کیا جائے کہ اس نے مراکش کو غازی عبد الکریم سے نجات دلا دی۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ غازی عبد الکریم جزیرہ ری یونین میں قید کئے جائینگے

ہافس ایجنسی کا تار مظہر ہے کہ موسیو بریان اور جنرل پریمو ڈی ریویرا نے ایک ہسپانی فرانسیسی معاہدہ پر دستخط کر دئے ہیں جس کا تعلق مراکش میں امن قائم کرنے سے ہے۔

کوائف شام } عربی ذرائع سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مجاہدین شام نے پھر جدالشمس پر قبضہ کر لیا ہے اور فرانسیسی اپنے جنوبی جبل دروس کے مورچوں سے بھی پیچھے ہٹ کر بسرا میں آ گئے ہیں۔ لڑائی شروع ہے۔ مجاہدین لبنان میں فرانسیسی افواج پر باقاعدہ حملے کر رہے ہیں اور وہ حبشہ اور رجون پر پیشقدمی کرنے کیلئے مجتمع ہو رہے ہیں۔ دوسری طرف مجاہدین دمشق لبعلبک۔ عقاء الانیک کے محاذات پر حملہ کرنے کیلئے غوطہ میں بھی جمع ہو رہے ہیں۔

ایرانی پارلیمنٹ کا افتتاح } ۱۱ جولائی کو شاہ ایران نے نہایت تزک و احتشام کے ساتھ مجلس کے چھٹے اجلاس کا افتتاح کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں ممالک غیر سے دوستانہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے ٹرکی کے ساتھ معاہدہ ہو جانے سے مسرت ہے۔ حکومت اسپر غور کر رہی ہے کہ پولینڈ سے ایک تجارتی معاہدہ کرے۔ مجھے امید ہے کہ سڑکوں کی تعمیر کے کام کو وسعت دی جائیگی۔ اور ریلوے لائن بنانے' کانیں کھودنے' زراعت کو فروغ دینے' اور عام ملکی ترقی کے لئے ایک قانون منظور کیا جائیگا۔

ایک راجہ کا قبول اسلام } خواجہ حسن نظامی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ خدا کے فضل سے اپنی ذمہ داری پر میں یہ اطلاع شائع کرتا ہوں کہ ملک گجرات کی ریاست بھاگ مرا جو ریاست پیپلا کے قریب ہے اور جس کے راجہ اصل نسل ہندو راجپوت ہیں اور جن کی ریاست ساٹھ ہزار روپے سالانہ کی ہے اسلام کے آغوش وحدت میں آ گئی ہے۔ اور ریاست مذکور کے ولیعہد راجہ کرن سنگھ جی فتح سنگھ جی اپنے اہل و عیال اور نوکر چاکر سمیت جنکی تعداد تیس کے قریب ہے پیر سید غفور علی صاحب کے ہاتھ پر مسلمان ہو گئے ہیں اور ان کا نام عبد الرحمن رکھا گیا ہے۔

۹ جولائی کو راجہ کرن انگلیشور گجرات کی جامع مسجد میں نماز کیلئے آئے تو مسلمانوں نے نہایت دھوم اور جوش و خروش سے ان کا استقبال کیا۔

سازش سمرنا کے اہم نتائج } غازی مصطفیٰ کمال پاشا پر بم پھینکنے کی سازش کے سلسلہ میں جو ملزمین گرفتار کئے گئے تھے ان میں سے تیرہ کو پھانسی کی سزا کا حکم سنا دیا گیا ہے۔ ان تیرہ آدمیوں میں تین مجلس عالیہ ملیہ انگورہ کے ممبر ہیں۔ بیس ملزمین جن میں جماعت معارضہ کے رہنما جرنیل قرہ کاظم بکر شامل ہیں بری کر دئے گئے۔

ولیعہد افغانستان کا عزم کابل } شاہزادہ ولیعہد افغانستان وزیر خارجہ اور ان کے عملہ کی معیت میں "جنیوا" جہاز پر سوار ہو کر کابل کیطرف روانہ ہو گئے ہیں۔

وفود خلافت و جمعیۃ العلماء کی واپسی

خلافت کمیٹی اور جمعیت علماء کے وفود کی واپسی کے متعلق اکثر دریافت کیا جاتا ہے لہذا ٹرنر موریسن کمپنی کی معلومات کی بنا پر عام اطلاع کے لئے یہ خبر درج کی جاتی ہے کہ ہر دو وفود ۲۵ جولائی کو جدہ پہنچینگے اور وہاں سے روانہ ہو کر غالباً بمبئی ۶ یا ۷ اگست تک پہنچ جائینگے۔

موتمر اسلامی ہر سال ہوا کریگی } قاہرہ میں اعلان کیا گیا ہے کہ مکہ معظمہ میں ہر سال ایک اسلامی موتمر حج کے موقعہ پر ہوا کریگی جس میں مختلف مسائل پر غور و خوض ہوا کریگا۔ اور ترقی اسلام کے وسائل سوچے جایا کرینگے۔

ایران کی بغاوت } آذربائجان اور خراسان کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں وہ بہت مبہم ہیں۔ مگر بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آذربائجان میں امن ہے۔ دو پیادہ رسالے طہران سے مشہد روانہ ہو گئے ہیں۔ مگر بغاوت کی وسعت کے متعلق کوئی معتبر خبر ہنوز موصول نہیں ہوئی ہے۔

AsliAhleSunnet.com

تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو

کی قیمت رفاہ عام کے لئے

بجائے پانچ روپے کے چار روپے

کردئے گئے -

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ تمام دنیا میں ایسے مفید اور مختصر اور صحیح مضامین کی حمائل مترجم آجتک نہیں چھپی - اسمیں تمام مضامین و احادیث نبویہ اور اقوال اور آثار سلفیہ کے مطابق لکھی ہیں اور کوئی مضمون خلاف عقیدہ ائمہ اربعہ و سلف صالحین و اجماع امت کے نہیں لکھا ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ادنے لیاقت والا آدمی بھی اس حمائل شریف کے مضامین سے بخوبی واقف اور ماہر ہو سکتا ہے اس حمائل شریف کی خوبیاں اور اوصاف اگر شمار کئے جائیں تو بے شمار ہیں - ناظرین خود دیکھکر معلوم کر لینگے باوجود بے شمار خوبیوں کے قیمت بے جلد صرف چار روپے (للعہ) محصولڈاک ۱۰ ار بذمہ خریدار اور جلد کے کئی درجے ہیں (ﷲ) سوا روپیہ (عہ) ڈیڑھ روپیہ (عا) دو روپے (للعہ) تین روپے - جس قیمت کی جلد طلب کی جائیگی وہی بھیجی جائیگی -

اعلان } آٹھ جلد کے خریدار کو ایک حمائل شریف بلا جلد مفت دی جائیگی -

المشتہر
عبد الغفور الغزنوی
مالک مطبع انوار الاسلام
امرتسر (پنجاب)

مومیائی

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری و مولانا ابوالقاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے) خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑہاتی ہے - ابتدائی سل و دق دمہ کھانسی - ریزش - ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے - بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے - جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو انکو لئے اکسیر ہے - دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے - مرد - عورت - بچے بوڑھے اور جوان کو یکسان مفید ہے - ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے - ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے - ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کی جاتی - قیمت ایک چھٹانک عہ آدھ پاؤ ہے اور پاؤ بھر سے، محصولڈاک وغیرہ سے معمول علاوہ - ناظرین اہلحدیث تقریبا بیس سال سے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں - (پتہ)

منیجر دی میڈلین ایجنسی امرتسر

لاولد عورتوں و مردوں کو خوشخبری

دوا خوش کیف

اگر آپ یا آپکا کوئی عزیز یا ہمسایہ لاولد ہے یا آپکی اہلیہ بانجھ پن میں مبتلا ہے اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں ہے یا صرف ایک دو بچے پیدا ہوکر سلسلہ تولید ختم ہو گیا ہے تو آج ہی اس دوا کو منگاکر قسمت کا فیصلہ کر لیجئے کا جسکے ۲۱ یوم دو مرتبہ کے استعمال سے اگر چھ ماہ کے اندر خوشی کے آثار نمایاں نہ ہوں تو کل قیمت مبلغ عہ روپے ہر جہ واپس منگالو - بطور حفظ ما تقدم حالت حمل میں بچہ کی اسقاط سے حفاظت کرتے ہوئے درد زہ کی تکلیف نہیں ہوتی - نیز سیلان الرحم و جریان زنان اور اکثر ایام ماہواری میں بے حد مفید ہے -

نوٹ :- ۴۵ برس سے زیادہ عمر کی عورت کے لئے یہ دوا طلب نہ کی جائے قیمت عہ محصول ۶ر

اکسیر ذیابیطس - جلد جلد پیشاب کا آنا خشکی و پیاس کا زیادہ ہونا - شکر یا چربی کا خارج ہونا - گھٹنے اور پنڈلیوں میں درد ہونا یہ کل شکایتیں دور ہو کر گردہ کی بھی اصلاح ہو جاتی ہے قیمت عہ محصول ۶ر

ناظم مطب حکیم ظہیر الحسن کوشک متھرا

قرآن مجید کی تفسیروں کا سلسلہ

(۱) تفسیر سورہ اخلاص مع تصنیف شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ ؒ

آج جبکہ علماء اسلام کو بھی اس بات کی تلاش ہے کہ مجدد اعظم شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کی مکمل تفسیر قرآن مجید دستیاب ہو - لیکن کسی طرح میسر نہیں ہو سکتی - اس تفسیر کے اگر متفرق اجزاء پر دسترس ہو سکتی ہے - تو بس غنیمت ہے خدا تعالی کے فضل و کرم سے امام موصوف کی تفسیر سورۂ اخلاص کا عربی سے اردو ترجمہ شائع ہو گیا ہے - شائقین کے لئے مژدۂ جانفزا ہے - ترجمہ سلیس بامحاورہ اور نہایت دلکش جناب مولانا غلام ربانی صاحب بی اے اسسٹنٹ ایڈیٹر اخبار زمیندار لاہور اس کے مترجم ہیں قریبا سو ابواب اور فصول میں کتاب کو تقسیم کر دیا گیا ہے - جس مضمون پر امام موصوف قلم اٹھاتے ہیں - وہ بجائے خود ایک مکمل مضمون ہوتا ہے علاوہ دیگر مباحث کے کتاب کا معتدبہ حصہ ان عقائد کی تردید پر مشتمل ہے جنکے سمجھنے کی ضرورت علماء کو آجکل پیش آرہی ہے - آریہ اور عیسائی وغیرہم باطل مذاہب کے باطل اصول کی تردید، قدامت مادہ، نصاری کے عقیدہ کے متعلق عیسی علیہ السلام کی تردید - الغرض کتاب دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے - قیمت ۶ر تقطیع ۲۰×۲۶ / ۸

(۲) تفسیر سورہ فلق والناس مصنفہ امام ابن تیمیہ رح ترجمہ اردو معہ متن عربی -

قیمت ۹ر

(۳) تفسیر سورۂ والتین } یعنی مولینا ابو الکلام آزاد

شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی اور مولانا مظہر الدین صاحب شیرکوٹی - ہر سہ علماء کی تفسیریں یکجا - (بزبان اردو)

قیمت ۸ر

پتہ :-

محمد شریف عبد الغنی تاجران کتب
کشمیری بازار - لاہور

AsliAhleSunnet.com

جبوب جریان

جریان و احتلام خواہ کتنا ہی پرانا کیوں نہ ہو۔ ان گولیوں کو استعمال سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ سرعت کا مرض بھی دور ہو جاتا ہے اور قوت میں خاص اضافہ ہوتا ہے برسوں کے لاعلاج مریض شفا پا چکے ہیں۔ قیمت ۴۰ گولیوں کی شیشی ۲۰ روز کی خوراک صرف ایک روپیہ محصول الگ۔

عرق بخار و طحال

جسکے استعمال سے ہر قسم کا بخار ملیریا، روزانہ، تیسرے دن کا، چوتھیہ، باری کا بخار، لرزہ بخار، بلغمی، صفراوی، سوداوی، دموی، ہر قسم کا مزمن بخار دور ہو جاتا ہے اکثر حالتوں میں پہلی ہی خوراک سے بخار ہلکا ہو کر آرام ہونے لگتا ہے ایک شیشی بیدرہ دن کیلئے کافی ہے اسی سبب سے دولتمند لوگ کئی کئی درجن شیشیاں منگا کر غریبوں میں مفت تقسیم کرتے ہیں اسکی موجودگی میں کسی طبیب یا حکیم کی ضرورت نہیں ہر شخص بلا مشورہ طبیب بخار و طحال کے ہر قسم کے مریض کا کماحقہ علاج کر سکتا ہے قیمت ایک شیشی ۸؍ دو شیشی ۱۴؍ چار شیشی ۱؎ چھ شیشی ۱؏ بارہ شیشی ۲؏ محصول بہر صورت الگ۔

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

۲۳ / ۱۵

یہ دوائی اپنی زود اثری اور مسیحائی صفت کے باعث ملک کے ہر حصہ میں شہرت پا چکی ہے ہندی روزمیں ہر قسم کی نامردی جریان قلت سرعت ضعف اعضاء رئیسہ ضعف دل ضعف دماغ ضعف گردہ و مثانہ ضعف معدہ وغیرہ کو دور کر کے تمام اعضاء جسمانی و قوائے انسانی کو مضبوط و توانا بنا دیتی ہے ہزاروں اور لاکھوں بیلفوں نے اسکو استعمال کر کے مفید پایا ہے بڑے بڑے ڈاکٹر اور حکیم لوگوں نے [illegible] استعمال کرنے کی ہدایت کی ہے سینکڑوں معززین نے اسکے ذریعہ شفا پا کر بن مانگے سرٹیفکیٹ بھیجے ہیں یہ دوائی تمام امراض مردانہ کا واحد اور شرطیہ علاج ہے جو لوگ کسی وجہ سے اپنی قوت کھو چکے ہیں اور ہزاروں علاج کرنے پر بھی مایوس ہو چکے ہیں صرف ایکبار و خدا پر بھروسہ کر کے اس معجز نما دوائی کو استعمال کریں انشاء اللہ تعالیٰ انکی تمام آرزوئیں پوری ہونگی۔ قیمت دس خوراک ۱؎ محصول ۶؍ بیس خوراک ۲؎ محصول ۸؍ چالیس خوراک یعنی پورا نسخہ ۴؎ محصول ۱۰؍

اطلاع: ہمارے یہاں ہر قسم کی دوائیں گھڑیاں چاقو استرے قینچی بجلی استری سگرٹ کیس سگرٹ مشین تھرما میٹر ہر قسم کی کتابیں ناولیں بہ نرخ تاجرانہ روانہ ہوتی ہیں۔ فہرست مفت۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

رولڈ گولڈ کی انگوٹھی

مفت! مفت!! مفت!!!

جو صاحب مختلف جگہوں کی جائیں متوسط طبقہ کی اردو خواندہ احباب منشی محرر کلرک پٹواری گرداور قانونگو زمیندار ذیلدار سفید پوش امام مسجد مدرس ماسٹر سکول وغیرہ متوسط درجہ کی لوگوں کے صحیح نام و پتے لکھکر بھیجینگے انکو ایک عدد رولڈ گولڈ کی انگوٹھی جسکی رنگت مثل اصلی پونڈ کے سونے کی ہے نہایت خوبصورت نگینہ جڑا ہے مفت ملیگی نیز جو صاحب یہاں نیز دیگر شہروں کے گھڑی ساز تاجر کتب دوائی فروش عطار دیسی حکیم اور وید لوگوں کم از کم چالیس پتے مکمل اور صاف لکھکر بھیجیگا انکو بھی ایک عدد انگوٹھی مفت ملیگی لیکن انگوٹھی ہر حالت میں بیرنگ بھیجیں گے۔

بہ سخت و مضبوط چاقو

جرمن ساخت نہایت اعلے وہ جو کہ بنی ہوئی قیمت فی عدد ۴؍ بڑا ۸؍ رکھنے دار ۱۲؍ سینگ کا دستہ ۱؎ علاوہ محصول

نسیًا منسیًا

۱۶ / ۱۵

یعنی

درد سر کی بیخطا دوائی

ٹکیہ کھاتے ہی درد سر غائب

قیمت فی بکس ۲۴ خوراک ایکروپیہ ۔ ۴۸ خوراک ۱؏ ۱۲؍ فی ٹکیہ ۱؍ محصولڈاک وغیرہ ۶؍

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی

محلہ قلعہ ۔ امرتسر

مقوی و مجلّی دافع حرارت و تبخیر

۸ / ۲۵

سُرمہ نور العَین

مصدقہ و مجربہ مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب ۔ قیمت فی تولہ ۱؎

حکیم محمد داؤد مینجر دواخانہ نور العَین

ریاست مالیر کوٹلہ۔

کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

۱۲ / ۱۴

انکو کاریگرنے اس خوبصورتی سے بنایا ہے کہ اصلی سونے کو بھی جانتا ہے پانچسو روپے کی چوڑیاں خرید کر انکے مقابلہ میں رکھدو پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم دیتی ہیں تجربہ کار سنار کو بھی نہیں بتا سکتا کہ یہ سونے کی نہیں ہیں جا بجا کھاؤ کوئی دو سو روپے سے کم کی نہیں بتا سکتا کاٹ لو تیزاب لگاؤ کسوٹی پر لگاؤ سونے کا ہی کس دیگا گورے گورے ہاتھوں میں انکی بہار دیکھئے گھڑی گھڑی میں ایک نئی طرز معلوم دیتی ہے دو چار الگ ہو جائیں تو پھول ہی معلوم ہوتی ہیں سب ملکئیں تو عمدہ لہریا پڑا معلوم ہوتا ہے سب الگ ہو جائیں تو عمدہ نقش کی بیل پڑ جاتی ہے انکو پہنکر عورتوں میں عورتیں جہاں کہیں بیٹھیں تو وہ عورتیں جو رات دن سونا چاندی پہنتی ہیں دیکھکر دنگ ہو جائینگی کہ ایسی ہمکو بھی منگوا دو سب کی نظر اسپر پڑیگی تو بات نہیں بلکہ چمک رنگ روپ ہمیشہ قائم رہتا ہے قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیوں کا ۲؎ تین سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت۔ فرمائش کے ہمراہ ناپ بھی روانہ کریں۔

سیٹھ اظہار الحسین سوداگر

ڈوری بازار ۔۔۔ متھرا

نیک مشورہ

امراض مخصوصہ مرداں سستی نامردی ۔ جریان ۔ احتلام ۔ سرعت انزال ۔ سوزاک ، آتشک و بواسیر وغیرہ و امراض مخصوصہ نسواں ۔ جریان الرحم ۔ سیلان الرحم ۔ دھڑکن ۔ اختناق الرحم سوزش بول ۔ بانجھ پن ۔ ماہواری ایام کی بے ترتیبی وغیرہ مہلک بیماریوں کا مکمل علاج منظور ہو تو شفاخانہ عزیز خلائق سے خط و کتابت کیجئے خدا کے فضل سے آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہونگے حکیم عزیز الرحمن ابن مولانا محمد علی خان مرحوم واعظ پنجاب مالک شفاخانہ عزیز خلائق قلعہ شریف امرتسر

اسلامی دوکان

۲۵ / ۲

اطلاعاً عرض ہے کہ تحریر کردہ اشیاء آپ کو اسلامی دوکان سے نہایت عمدہ اور پائیدار مل سکتی ہیں۔ آزمائش کریں:۔

اصلی سلکی مشہدی لنگی ۹؎ الحمد کلاہ مخملی زریں استردار فی عدد ۱؎ بستر شاہی عدد ۲؎ ازار بند سلکی نہایت عمدہ رنگدار ہر قسم فی درجن ۳؎ رومال سلکی ہر رنگ فی درجن ۲؎ دوکانداران خط و کتابت کریں مال اگر ناپسند خاطر نہ ہو تو واپس کر دیں۔ پتہ:۔

سید عباس علی شاہ احسان اینڈ کمپنی سوداگران لودھیانہ پنجاب

AsliAhleSunnet.com

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ارزاں ہفتہ وار (ویک اینڈ) فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ تا شملہ

9/1

مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۳۶ء سے فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ مندرجہ ذیل اسٹیشنوں سے شملہ تک بشرح جو ہر ایک اسٹیشن کے مقابلہ میں دیا ہوا ہے ہر جمعہ (شکروار) اور ہفتہ (سنیچروار) کو مل سکتے ہیں۔ واپسی ٹکٹ کا دوسرا حصہ واپسی سفر کو ختم کرنے کیلئے ہر اگلے منگل تک کام آسکتا ہے۔

نام اسٹیشن	کرایہ		
راولپنڈی	۶۸ روپے	جالندھر چھاؤنی	۴۳ روپے
جہلم	۶۱ روپے	لودھیانہ	۴۰ روپے
سیالکوٹ	۵۹ روپے	پٹیالہ	۳۷ روپے
لاہور	۵۱ روپے	انبالہ چھاؤنی	۳۴ روپے
امرتسر	۴۸ روپے	سہارنپور	۳۸ روپے
فیروزپور چھاؤنی	۴۷ روپے	میرٹھ چھاؤنی	۴۵ روپے
		دہلی	۴۵ روپے

جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے اُن کو رستہ میں اپنا سفر قطع کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی مسافر شملہ سے ادھر ہی کسی اسٹیشن پر اُترنا چاہے تو اُسکو واپسی ٹکٹ کا آدھا حصہ اسی اسٹیشن پر دینا ہوگا۔ اور وہ اپنا واپسی سفر اسی جگہ سے شروع کر سکتا ہے۔

جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے وہ مجاز ہونگے کہ کالکا اور شملہ کے درمیان بغیر مزید پانچ روپئے دینے کے جو کہ عام ٹکٹوں پر وصول کئے جاتے ہیں ریل موٹر پر سفر کریں۔ بشرطیکہ جگہ ہو۔

کسی حالت میں بھی ان واپسی ٹکٹوں کا روپیہ واپس (ریفنڈ) نہیں ہو سکتا۔

(The Cecil and Corstorphans) الیوسی ایٹڈ ہوٹلز لمیٹڈ

"دی سیسل اینڈ کورسٹورفنز" اُن مسافروں سے جن کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے ہوٹلوں میں رہنے کے لئے رہائش اور کھانے کی قیمت پر فی صدی خاص رعایت کرینگے۔ بشرطیکہ ان کے ہاں رہنے کی جگہ ہو۔ یہ رعایت صرف اُن اشخاص کے لئے ہوگی جو ہفتہ کے روز ہوٹل میں پہنچ جائیں اور پیر کے روز بعد دوپہر ہوٹل سے روانہ ہو جائیں۔ اسکے علاوہ کسی دوسری صورت میں رعایت نہ ہوگی۔

دفتر	دستخط
ہیڈ کوارٹرز این۔ ڈبلیو۔ آر	ڈی۔ ایچ۔ بولتھ
لاہور۔ ۱۷ مئی ۱۹۳۶ء	برائے ایجنٹ صاحب

اہلحدیث کے امتیازی مسائل

اس میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے رسالہ "الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد" کے مکمل جواب ہونے کے علاوہ مندرجہ ذیل مسائل کی پوری تحقیق ہے۔ مسئلہ تقلید شخصی۔ ظہر کا وقت ایک مثل تک۔ وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔ فاتحہ خلف الامام۔ وضو کے بعد شرمگاہ کو ہاتھ سے یا عورت کو شہوت سے چھونے سے وضو کا ٹوٹنا۔ چوتھائی سر کا مسح۔ رفع یدین۔ آمین بالجہر۔ سینہ پر ہاتھ باندھنا۔ قعدہ میں تورک سے بیٹھنا۔ جلسہ استراحت۔ سنت فجر کا بعد نماز کے پڑھنا۔ رکعات وتر کی تعداد اور اُن کے پڑھنے کی کیفیت۔ مسئلہ تراویح۔ فجر کی نماز میں دعاء قنوت۔ حنفیہ کی نماز۔ قیمت ۲/ علاوہ محصولڈاک۔

اہلحدیث کی تعریف۔ اس رسالہ کے نام ہی سے ظاہر ہے کہ کیسا ضروری رسالہ ہے اسمیں پہلے ۲۱ علما کی مختلف تعریفیں درج ہیں جو اخبار اہلحدیث میں شائع ہوئی تھیں۔ آخر میں ان تعریفوں پر بہت بسط کے ساتھ فیصلہ لکھا گیا ہے جسکو دیکھکر آنکھیں کھلجاتی ہیں۔ بہت علماء کی آرزو تھی کہ کوئی صاحب ان تعریفوں پر فیصلہ لکھے کہ کونسی اہلحدیث کی صحیح ہے سو خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مولوی عبداللہ صاحب امرتسری کے ہاتھ پر یہ کام پورا ہوا۔ اس رسالہ کے دو حصے ہیں۔ قیمت حصہ اول ۱۴/ علاوہ محصولڈاک۔ حصہ اول کی کاپیاں سب لکھی جاچکی ہیں عنقریب طبع ہونیوالا ہے جو پیشگی قیمت بھیجے اُس سے ۴/ رعایت اور جو پیشگی درخواست بھیجے اُس سے ۲/ رعایت۔

اہلسنت کی تعریف۔ اس رسالہ میں ۳۰ سنیّوں کی تعریفیں درج ہیں جو اخبار اہلحدیث میں شائع ہوئی تھیں آخر میں بہت بسط کے ساتھ فیصلہ لکھا گیا ہے۔ تمام چھپ چکا ہے تھوڑا سا باقی ہے۔ عنقریب ملیگا انشاءاللہ۔ مگر چونکہ حجم بڑا ہے محصولڈاک تین چار آنے سے کم نہیں ہوگا۔ حجم تقریباً چار سو صفحے سے زائد ہوگا۔

(ملنے کا پتہ)

ناظم مدرسہ اہلحدیث روپڑ ضلع انبالہ

ہزار ہا روپئے کے

مختلف انعام

کارخانہ آبحیات کی بیس سالہ جوبلی

1/4

کے موقعہ پر ہم ہزار ہا روپیہ اپنے خریداروں میں مختلف طور سے تقسیم کرینگے۔ مفصل حالات کارڈ بھیجکر مفت طلب فرمالیں۔

منیجر کارخانہ آبحیات۔ پنڈی بہاء الدین۔ پنجاب

AsliAhleSunnet.com

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

نارتھ ویسٹرن ریلوے سے مندرجہ ذیل متفرق سٹورز کی خرید کے لئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

مٹی کے تیل کے خالی کنستر۔ نرم لوہے کی ٹیز (Tees) فلیٹ اور اینگلز (Flats and angles) المونیم کے ڈلے۔ تانبے کے ہموار گڑے۔ تانبے اور پیتل کی نالیاں۔ سپرنگ دار لوہے کے ہموار ٹکڑے۔ ۸۰ ایچ پی ورٹیکل بوائلر۔ سان کے کونڈے۔ ساڑھے پانچ فٹ چوڑا تولنے کا کانٹا۔ بجلی کا سامان فرسٹ ایڈ بکس نامکمل (First aid boxes) تانبے اور لوہے کے مختلف سائز کے پیچ۔ چھاپہ خانہ کی مشین وغیرہ۔ لفافے بنانے کی مشین۔ چھوٹی ماپ کی گاڑیاں جوڑنے کے پرزے نامکمل۔ ہندوستانی ربڑ کے ٹکڑے۔ بوائلر کی نالیاں کوئلہ۔ جڑے ہوئے کنارے ساختی لوہے کی نالیاں۔ سان کے پرزے۔ مختلف سائز کے گول آہنی ستون۔ سوتی اور اونی کپڑوں کی کترن۔ اس کے علاوہ اور بہت سی چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں جن کی تفصیل مغلپورہ سٹور ڈپو لاہور سے معلوم ہو سکتی ہے۔

ٹنڈر کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے مغلپورہ (لاہور) کے دفتر میں ۳۰ جولائی بروز جمعہ دو بجے بعد دوپہر سے پہلے پہنچ جانے چاہئیں۔ اور دوسرے دن دو بجے اسی دفتر میں ٹنڈر دینے والوں کی موجودگی میں جو کہ وہاں حاضر ہونگے کھولے جائینگے۔

ٹنڈر کا فارم جس میں مذکورہ بالا اشیاء کی فروخت کے لئے مقدار وغیرہ کی پوری تفصیل دی ہوئی ہے کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے مغلپورہ (لاہور) سے درخواست کرنے اور پانچ روپے ادا کرنے پر مل سکتا ہے۔

کنٹرولر آف سٹورز کو پورا حق حاصل ہے کہ وہ بغیر وجہ بتانے کے کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو مسترد کر دے۔

دستخط	دفتر
سی - ایف - لینگر	صاحب کنٹرولر آف سٹورز مغلپورہ
کنٹرولر آف سٹورز	مورخہ ۱۵ جون ۱۹۳۶ء

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت صاحب سب جج بہادر پرگنہ اونہ

بمقدمہ دیوانی نمبر ۱۴۱ سنہ ۱۹۳۴ء	مقدمہ متفرق نمبر ۱۱۷۸ سنہ ۱۹۳۵ء
رام کشن ولد شبو مل قوم کھتری سکنہ کیر تپور تھانہ انندپور ڈگریدار	بنام رولیا ولد صوبح علی قوم فقیر سکنہ رائے پورتانی تھانہ انندپور

الیمال اجرائے ڈگری بنام رولیا مدعا علیہ مدیون

حسب درخواست ڈگریدار تمہاری اراضی قرق ہوئی ہے۔ اب ڈگریدار کی درخواست ہے کہ [illegible]
لہذا تمکو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ نسبت درخواست ڈگریدار جو عذر ہو بتقرر ۲۷ [illegible]
پیش کرو ورنہ کارروائی ضابطہ عمل میں آویگی۔
آج بتاریخ ۲۵ ماہ جون ۱۹۳۶ء ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم

دارالعلوم طبیہ پٹیالہ کا سند یافتہ بی اے اور ایم اے پاس سے افضل ہے

کیونکہ

اسکے پاس وہ جوہر ہے جس کیلئے تمام دنیا ہاتھ پھیلائے کھڑی ہے۔ ایم اے پاس کرنے کے بعد انسان کو بڑی مشکل سے سو دو سو روپے ماہوار کی جگہ ملتی ہے۔ مگر دارالعلوم ہذا کا سند یافتہ معمولی پریکٹس سے دو تین سو روپے ماہوار کما سکتا ہے۔ ہندوستان کے دوسرے طبی کالجوں کے سند یافتہ یہاں کے طبی کالجوں کے سند یافتہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ تھوڑی بہت طب کے علاوہ ڈاکٹری اصولات سے ناواقف ہوتے ہیں انہیں موتیا کی اندھی بیماروں کی آنکھیں بنانا آتی ہیں اور نہ دندان سازی کا علم ہے۔ اس دارالعلوم کا سند یافتہ ان نقائص سے پاک ہے اس لئے انٹرنس پاس طلبا کو بلا پس و پیش اس دارالعلوم میں داخل ہو کر اپنا مستقبل شاندار بنانا چاہئے۔ مدت تعلیم دو سال ہے۔ پراسپکٹس ۱/ کا ٹکٹ آنے پر مفت۔ داخلہ ۱۵ ستمبر کو بند ہو جائیگا۔

(سکرٹری)

جگتجیت پوڈ انجنیرنگ کالج کپورتھلہ

یہ کالج سنہ ۱۹۱۸ء سے جاری ہے ریاست کا ریکگنائزڈ ہے۔ ریاست اور گورنمنٹ کے بہت سے حکام اعلیٰ نے یہاں کی تعلیم، ضبط، نظم و نسق اور اسٹاف کی تعریف فرما کر طلباء کالج کو بھی ملازمت کیلئے نہایت عمدہ قرار دیا ہے۔ اور دو جلیل القدر ہستیوں یعنی ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کپورتھلہ دام اقبالہ اور ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف صاحب بہادر افواج ہند و برہما نے کالج کی نمایاں کامیابی سے مسرور ہو کر اپنے اسماء گرامی سے اس کو افتخار بخشا ہے۔

کالج ہذا کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکیٹ سے ہو سکتا ہے۔ جو پراسپکٹس کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں۔

پرنسپل

AsliAhleSunnet.com